رسالہ

قواعد وصیت

......................شائع کردہ......................

نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ

نام کتاب ------- رسالہ قواعد وصیت

ناشر ------- نظارت بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

پرنٹر ------- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

تاریخ اشاعت ------- مئی 2009ء

تعداد اشاعت ------- دو ہزار (2000)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

مجلس شوریٰ 1983ء کی تجویز کردہ کمیٹی نے جو قواعد مرتب کیئے تھے۔ان قواعد اور ضوابط میں خلافت رابعہ اور خلافت خامسہ میں چند تبدیلیاں ہوئیں موجودہ قواعد الوصیت ان تبدیلیوں کے ساتھ نظارت بہشتی مقبرہ احباب جماعت اور بالخصوص موصی احباب کی راہنمائی کیلئے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔

یہ قواعد الوصیت جماعت کی لائبریری میں محفوظ رکھیں۔سیکرٹریان وصایا کی ذمہ داری ہے کہ ان قواعد کا بار بار مطالعہ کریں اور موصیان کی راہنمائی کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام موصیان اور عہدیداران کو ان قواعد سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار

سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پیش لفظ

مجلس مشاورت 1983ء میں وصیت کے بارہ میں بعض تجاویز پیش ہونے اور اُن پر غور کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’وصیت کی بنیادی اغراض کے مدّنظر سارے قواعد وصیت پر یکجائی صورت میں نظر ثانی‘‘ کرنے اور ’’سارے قواعد کو Consistent بنا کر پیش کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم فرمائی تھی جس کے ممبران مندرجہ ذیل تھے:-

1	مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب (صدر کمیٹی)	ساہیوال	نمائندہ	ساہیوال۔ ملتان۔ بہاولپور۔ بہاولنگر۔ رحیم یار خان۔ ڈیرہ غازیخان
2	مکرم چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ	کراچی	نمائندہ	کراچی۔ سندھ۔ بلوچستان
3	مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ	راولپنڈی	نمائندہ	راولپنڈی۔ گجرات۔ اٹک۔ جہلم
4	مکرم چوہدری ادریس نصر اللہ خاں صاحب	لاہور	نمائندہ	لاہور۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ اوکاڑہ۔ قصور
5	مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب ایڈووکیٹ	فیصل آباد	نمائندہ	فیصل آباد۔ سرگودھا۔ جھنگ۔ شیخوپورہ میانوالی اور باقی اضلاع پنجاب
6	مکرم عبد السلام خاں صاحب	پشاور	نمائندہ	صوبہ سرحد
7	مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب	ربوہ	نمائندہ	صدر انجمن احمدیہ

8 خاکسار محمد بشیر شاد	ربوہ	نمائندہ	صدر انجمن احمدیہ
9 مکرم مولانا نسیم احمد سیفی صاحب	ربوہ	نمائندہ	تحریک جدید انجمن احمدیہ
10 مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب	ربوہ	نمائندہ	تحریک جدید انجمن احمدیہ
11 مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب	ربوہ	نمائندہ	وقفِ جدید انجمن احمدیہ
12 مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب	ربوہ	نمائندہ	مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ
13 مکرم عطاء الرحمٰن محمود صاحب	ربوہ	نمائندہ	مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ
14 مکرم میر مسعود احمد صاحب	ربوہ	نمائندہ	لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
15 مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور	ربوہ	نمائندہ	سیکرٹری کمیٹی نظر ثانی قواعد وصیّت

مجلس مشاورت 1984ء میں کمیٹی کی رپورٹ پیش ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کمیٹی کی طرف سے پیش کردہ مجوزہ قواعد وصیت بعض ترامیم کے ساتھ منظور فرمالیئے تھے اور چار امور کے بارہ میں اسی کمیٹی کو مزید غور کر کے سفارشات پیش کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ان چار[۴] امور کے بارہ میں کمیٹی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی سفارشات مورخہ 26 فروری 1985ء کو بھجوائیں جس پر حضور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا۔

''منظور ہے''

نیز پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے اطلاع دی کہ حضور نے فرمایا ہے کہ ''رپورٹ اور اس پر حضور انور کے فیصلہ جات کی اطلاع مجلس مشاورت کو کر دی جائے اور اب اس رپورٹ پر عام بحث کی ضرورت نہیں ہوگی۔'' چنانچہ اس حکم کے مطابق مجلس شوریٰ 1985ء میں مندرجہ بالا رپورٹ اور حضور کے ارشاد پڑھ کر سنا دیئے گئے۔

نظارت بہشتی مقبرہ یہ منظور شدہ قواعد احباب جماعت اور خاص طور پر موصی احباب کی راہنمائی کے لئے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔

ان قواعد کی ترتیب کے لئے کمیٹی نے رسالہ الوصیت ۔ضمیمہ رسالہ الوصیت ۔ روئیداد اجلاس اوّل مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ منعقدہ 29 جنوری 1906ء خلفائے سلسلہ کے ارشادات ۔ جملہ سابقہ قواعد وصیت اور اسی طرح رپورٹ ہائے مجلس مشاورت از 1922ء تا 1983ء کے متعلقہ حصوں کا تفصیلی مطالعہ کیا اور جملہ قواعد کو از سرِ نو ترتیب دیا ہے۔ ترتیب نَو میں مندرجہ ذیل امور کو پیش نظر رکھا گیا ہے:-

۱۔ ان امور کو جو نظامِ وصیت کے لئے بنیادی حیثیت کے حامل ہیں ۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ کے ارشادات کو قواعد کی شکل میں ترتیب دے کر ایک مربوط شکل میں یکجا کر دیا گیا ہے۔

۲۔ وہ امور جو بدلے ہوئے حالات کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں یا جو اصول کی بجائے جزئیات اور تفصیلات سے متعلق ہیں ضوابط کی شکل میں ترتیب دیئے گئے ہیں ۔

۳۔ وہ امور جن کا خالصتاً دفتری طریق کار سے تعلق ہے ہدایات کی شکل میں یکجا کر دیئے گئے ہیں۔

اس سلسلہ میں اس بات کا بھی اہتمام کیا گیا ہے ۔ کہ بنیادی قواعد حتی الامکان رسالہ الوصیت ضمیمہ رسالہ الوصیت یا روئیداد اجلاس اوّل کے اصل الفاظ میں ہی مرتب کئے جائیں ۔

اس طرز پر مندرجہ ذیل عناوین کے تحت مجموعی طور پر 94 قواعد مرتب کئے گئے ہیں جن کی منظوری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت عطا فرمادی ہے اور شائع کر کے احباب جماعت کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں ۔

۱۔ توضیحات ۲۔ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ۳۔ اہلیت وشرائط وصیت

۴۔ تحریر وتکمیل وصیت ۵۔ ادائیگی ۶۔ منسوخی وبحالی وصیت

۷۔ تدفین ویادگاری کتبہ جات ۸۔ متفرق امور ۹۔ تعبیر وتشریح وترمیم وتنسیخ

مذکورہ قواعد کے بعد اسی کتابچہ میں :-

- نمونہ فارم ہائے وصیت وتصدیق
- ضوابط مجلس کارپرداز (آمد)
- نمونہ فارم گوشوارہ واقرارنامہ ادائیگی حصہ آمد
- ضوابط مجلس کارپرداز (نظام تشخیص)
- مجالس موصیان
- ہدایات برائے موصیان
- ہدایات برائے وصیت کنندگان
- ہدایات برائے مجلس کارپرداز مصالح قبرستان
- ہدایات برائے کارکنان انجمن ہائے مقامی
- نمونہ فارم کوائف موصی/موصیہ برائے تدفین
- ہدایات برائے دفتر بہشتی مقبرہ
- ہدایات بسلسلہ بحالی وصایا منسوخ شدہ

بھی دیئے جارہے ہیں۔ نظارت بہشتی مقبرہ احباب جماعت۔ عہدیدارانِ جماعت اور خاص طور پر مجلس موصیاں کے صدر اور مجلس موصیات کی نائب صدر سے یہ توقع رکھتی ہے کہ وہ تمام موصی احباب اور خواتین کو اس کتابچہ کے مطالعہ کے لئے توجہ دلاویں گے اور نظامِ وصیت کے استحکام کی خاطر قواعد وضوابط کی پابندی کی مؤثر تلقین کرتے رہیں گے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

ربوہ

فہرست عناوین

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
	قواعد وصیت	
1	توضیحات	1
2	مجلس کارپرداز مصالح قبرستان	2
5	اہلیت وشرائط وصیت	3
7	تحریر وتکمیل وصیت	4
11	ادائیگی	5
15	منسوخی وبحالی وصیت	6
18	تدفین ویادگاری کتبہ جات	7
23	متفرق	8
24	تعبیر وتشریح وترمیم وتنسیخ	9
25	نمونہ فارم ہائے وصیت وتصدیق	10
	ضوابط مجلس کارپرداز	
29	آمد	11
33	نمونہ فارم ہائے گوشوارہ واقرارنامہ ادائیگی حصہ آمد	12
36	نمونہ فارم تفصیل جائیداد	13

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
14	نظام تشخیص	37
	ھدایات	
15	مجالس موصیان	39
16	ہدایات برائے موصیان	42
17	ہدایات برائے وصیت کنندگان	44
18	ہدایات برائے مجلس کارپرداز مصالح قبرستان	46
19	ہدایات برائے کارکنان انجمن ہائے مقامی	47
20	نمونہ فارم کوائف موصی/موصیہ برائے تدفین	49
21	ہدایات برائے دفتر بہشتی مقبرہ	50
22	ہدایات بسلسلہ بحالی وصایا منسوخ شدہ	52
23	بابت مقبرہ جات موصیان	53

قواعد وصیت

قاعدہ نمبر 1	یہ قواعد ’’قواعد وصیت‘‘ کہلائیں گے اور فوری طور پر نافذ العمل ہوں گے۔	
	توضیحات	
قاعدہ نمبر 2	i۔ وصیت سے مراد ایسی وصیت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت کے تحت قائم کردہ نظامِ وصیت کے مطابق اور حسب قواعد کی جائے۔ ii۔ وصیت کنندہ سے مراد وہ شخص یا خاتون ہے جو وصیت بعد تکمیل سلسلہ احمدیہ کے امین مفوّض الخدمت کے سپرد کردے۔ iii۔ موصی/موصیہ سے مراد ہر وہ وصیت کنندہ ہے جس کی وصیت صدر انجمن احمدیہ منظور کرلے۔ i v۔ مجلس کارپرداز سے مراد ’’مجلس کارپرداز مصالح قبرستان‘‘ ہے جو حسب منشاء ضمیمہ رسالہ الوصیت مرکز سلسلہ احمدیہ میں قائم ہے۔ v۔ جائیداد سے مراد موصی کی مملوکہ وہ تمام جائیداد منقولہ، غیر منقولہ ہے جو مجلس کارپرداز کے نزدیک جائیداد متصور ہوتی ہو اور جو مجلس کارپرداز کے کسی ضابطہ کے تحت مستثنٰی نہ کی گئی ہو۔ vi۔ حصہ جائیداد سے مراد موصی کی جائیداد کا وہ حصہ ہے جو مطابق وصیت حسبِ ضابطہ واجب الادا بنتا ہو۔	

vii۔آمد سے مراد موصی کی وہ تمام آمد ہے جو اسے مختلف ذرائع سے حاصل ہوتی ہو اور جو مجلس کارپرداز کے کسی ضابطہ کے تحت مستثنیٰ قرار نہ دی گئی ہو۔

viii۔حصہ آمد سے مراد وہ چندہ ہے جو موصی کی آمد پر حسبِ وصیت واجب الادا بنتا ہو۔

ix۔ترکہ سے مراد وہ تمام جائیداد یا نقدی یا اثاثے ہیں جو بوقت وفات موصی کی ملکیت ہوں اور جو عرفِ عام میں ترکہ شمار ہوتے ہوں اور جو مجلس کارپرداز کے کسی ضابطہ کے تحت مستثنیٰ قرار نہ دیئے گئے ہوں۔

x۔تشخیص سے مراد مالیت جائیداد کی حسب ضابطہ تشخیص ہے۔

xi۔حسبِ ضابطہ۔ سوائے اس کے کہ سیاق و سباق ان معنوں کے متحمل نہ ہوں کسی امر کی حسبِ ضابطہ انجام دہی سے مراد ان ضوابط کے مطابق انجام دہی ہے جو اس غرض کیلئے تشکیل دیئے جائیں اور جو فی الوقت نافذ العمل ہوں۔

xii۔بلوغت۔ وصیت کی اغراض کیلئے بلوغت کی عمر وہی عمر متصور ہوگی جو شرعاً بلوغت کی عمر ہے اور جو عموماً پندرہ سال ہے۔

مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

قاعدہ نمبر3

بہشتی مقبرہ اور وصایا کے متعلق ہر قسم کے انتظام کیلئے مرکز سلسلہ میں ایک مجلس ہوگی۔ جس کا نام مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ہوگا۔ بہشتی مقبرہ کے صیغہ کیلئے مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو ناظر صیغہ سمجھا جائے گا۔

قاعدہ نمبر 217 صدر انجمن احمدیہ

قاعدہ نمبر 4	مجلس کارپرداز کے ممبر تعداد میں کم از کم پانچ ہوں گے جن میں سے ''کم سے کم ہمیشہ ایسے دو ممبر رہنے چاہئیں جو علم قرآن اور حدیث سے بخوبی واقف ہوں اور تحصیلِ علم عربی رکھتے ہوں۔ اور سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کو یاد رکھتے ہوں۔'' (ضمیمہ رسالہ الوصیت شق ۱۶) اور ایک نمائندہ انجمن احمدیہ تحریک جدید کا ہوگا۔	قاعدہ نمبر 218 صدر انجمن احمدیہ
قاعدہ نمبر 5	مجلس کارپرداز کے ممبران کا تقرر بمنظوری حضرت خلیفۃ المسیح ہوا کرے گا۔ ممبران کی نامزدگی کا معاملہ صدر مجلس کارپرداز ہر سال کے شروع میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کرے گا۔	قاعدہ نمبر 219 صدر انجمن احمدیہ
قاعدہ نمبر 6	اس مجلس کا صدر۔ صدر انجمن احمدیہ کا وہ ممبر ہوگا جسے حضرت خلیفۃ المسیح مقرر فرمائیں گے۔	قاعدہ نمبر 220 صدر انجمن احمدیہ
قاعدہ نمبر 7	مجلس کارپرداز کا ایک سیکرٹری ہوگا جس کا تقرر صدر انجمن احمدیہ بمنظوری حضرت خلیفۃ المسیح کرے گی جو اس کے دفتری اور انتظامی امور کی نگرانی کرے گا۔	قاعدہ نمبر 221 صدر انجمن احمدیہ
قاعدہ نمبر 8	مجلس کارپرداز کے اجلاس میں صدر یا سیکرٹری کا موجود ہونا ضروری ہوگا۔ اگر کسی اجلاس کے وقت اس مجلس کا صدر کسی وجہ سے غیر حاضر ہو تو حاضر ممبران مجلس اپنے میں سے کسی ممبر کو اجلاس کے لئے صدر بنا سکتے ہیں۔	قاعدہ نمبر 222 صدر انجمن احمدیہ
قاعدہ نمبر 9	مجلس کارپرداز کے ہر اجلاس کا کورم اگر مجلس کی تعداد پانچ ہو تو تین ممبران پر مشتمل ہوگا۔ اور اگر مجلس کے ممبران کی تعداد پانچ سے زیادہ ہو تو کورم چار ہوگا۔	
قاعدہ نمبر 10	الف۔ مجلس کارپرداز کا فرض ہوگا کہ جماعت احمدیہ میں	

	وصایا کی تحریک کرے۔ ب۔قواعد وصیت منظور کردہ خلیفۃ المسیح پر عمل درآمد کرنا اور کروانا مجلس کارپرداز کی ذمہ داری ہوگی۔	قاعدہ نمبر225 صدرانجمن احمدیہ
قاعدہ نمبر11	مجلس کارپرداز کا فرض ہوگا کہ اخباری مضامین یا اشتہارات کے ذریعہ افراد جماعت کو وصیت کی اصل غرض وغایت کی طرف جو ایمان اور اخلاص اور عمل صالح اور قربانی سے تعلق رکھتی ہے توجہ دلاتی رہے اور اس بات کو واضح کرتی رہے کہ وصیت کا مالی پہلو صرف قربانی اور جذبہ خدمتِ دین کے اظہار کے لئے ہے ورنہ اصل چیز ایمان اور عمل صالح ہے۔	
قاعدہ نمبر12	مجلس کارپرداز صدرانجمن احمدیہ کی منظور کردہ وصایا کو محفوظ رکھنے کا انتظام کرے گی اور اسی طرح ان کے مثنیٰ جات کو بھی علیحدہ طور پر محفوظ رکھا جائے گا۔	
قاعدہ نمبر13	مجلس کارپرداز کا فرض ہوگا کہ وہ وصیت منظور ہونے کے بعد حسبِ منشاء ضمیمہ رسالہ الوصیت موصی کو سرٹیفیکیٹ جاری کرے۔ (ضمیمہ رسالہ الوصیت شق ۳)	
قاعدہ نمبر14	مجلس کارپرداز کا فرض ہوگا کہ وہ موصیان کی راہ نمائی کے لئے ایسا کتابچہ طبع کرکے مہیا کرے جس میں وصیت کے متعلق ضروری معلومات یکجائی طور پر میسر ہوں۔	
قاعدہ نمبر15	مجلس کارپرداز کا فرض ہوگا کہ بہشتی مقبرہ کی تمام قبروں کا ایک مکمل نقشہ دفتر میں محفوظ رکھے۔	
قاعدہ نمبر16	مجلس کارپرداز کے ذمہ ایسے امور کی بجاآوری بھی ہوگی۔جو خلیفۃ المسیح کی طرف سے اس کے سپرد کئے جائیں۔	

قاعدہ نمبر 17 مجلس کارپرداز کو اختیار ہوگا کہ وہ قواعد وصیت پر مؤثر عمل درآمد کے لئے قواعد وصیت کی روشنی میں حصہ آمد، حصہ جائیداد، ترکہ کی ادائیگی، تدفین، کتبہ جات، قبروں کے نقشہ جات اور دیگر انتظامی امور متعلقہ وصیت و بہشتی مقبرہ کیلئے ضوابط مرتب کرے اور بعد منظوری صدر انجمن احمدیہ ان کو نافذ کرے۔

قاعدہ نمبر 18 وصیت اور نظامِ وصیت کے اغراض و مقاصد کے حصول کیلئے مقامی جماعتوں میں مجالس موصیان حسب ضابطہ تشکیل دی جائیں گی جو سیکرٹری مجلس کارپرداز کی ہدایت پر مقامی جماعتوں میں اپنے فرائض سرانجام دیں گی۔

اہلیت و شرائط وصیت

قاعدہ نمبر 19 وصیت کنندہ کیلئے لازم ہوگا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دعاوی پر ایمان رکھتا ہو۔ اور مبائع احمدی ہو۔

قاعدہ نمبر 20 ہر احمدی جو بلوغت کی عمر (جو عموماً 15 سال ہے) کو پہنچ چکا ہو وصیت کرنے کا اہل ہوگا۔ البتہ جہاں بلوغت قانونی اور بلوغت شرعی کی عمر میں تفاوت ہو وہاں متعلقہ ملکی قانون کے مطابق حصول بلوغت پر وصیت کی تجدید لازمی ہوگی۔

قاعدہ نمبر 21 ہر وصیت کنندہ کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ:-

"متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی
شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور
صاف (-) ہو۔"

(رسالہ الوصیت شرط نمبر ۳)

	''جہاں تک اس کیلئے ممکن ہے پابندِ احکام (-) ہو اور تقویٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو اور (-) خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسولؐ پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔'' (ضمیمہ رسالہ الوصیت شق ۷)	
قاعدہ نمبر22	وصیت کنندہ کیلئے لازم ہوگا کہ وہ اپنی کل جائیداد کا کم ازکم دسواں حصہ اغراض سلسلہ کیلئے بطورِ وصیت دینے کا اقرار کرے۔ (رسالہ الوصیت شرط۲۔ضمیمہ رسالہ الوصیت شق۲)	
قاعدہ نمبر23	اگر وصیت کنندہ کوئی جائیداد نہیں رکھتا مگر آمدنی کی کوئی سبیل رکھتا ہے تو اپنی آمدنی کا کم ازکم 1/10 حصہ ماہوار انجمن کو ادا کرنے کا اقرار کرے سوائے اس کے کہ آمدنی سہ ماہی، ششماہی یا سالانہ ہو۔ ایسی صورت میں حصول آمد پر 1/10 حصہ سہ ماہی، ششماہی یا سالانہ انجمن کو ادا کرنے کا اقرار کرے۔ (روئیداد اجلاس اول شق ۶)	
قاعدہ نمبر24	وصیت کم ازکم 1/10 حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ 1/3 کی ہو سکے گی۔	
قاعدہ نمبر25	وصیت کنندہ اگر جائیداد اور آمدنی دونوں رکھتا ہے تو وصیت دونوں پر حاوی ہوگی۔	
قاعدہ نمبر26	وصیت کنندہ کیلئے لازم ہوگا کہ وہ بوقت وصیت چندہ عام کا بقایا دار نہ ہو۔ اور نہ ہی کسی مدفون موصی کے بقایا جات اس	

	کے ذمہ واجب الادا ہوں۔	
قاعدہ نمبر27	وصیت کنندہ کیلئے لازمی ہوگا کہ وہ بقائمی ہوش وحواس اور بحالتِ صحت وصیت کرے مرض الموت کی وصیت جائز نہ ہوگی۔ (ضمیمہ رسالہ الوصیت شق نمبر ۲) نوٹ: مرض الموت وہ شدید بیماری شمار ہوگی جس میں کسی کی موت کا قوی احتمال ہو اور اسی مرض میں اس کی موت واقع ہو جائے۔	ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ نمبر5غ۔م 7-10-84 شق نمبر2
قاعدہ نمبر28	وصیت کنندہ کیلئے لازمی ہوگا کہ وہ مقبرہ بہشتی اور اس کے باغ وغیرہ کے قیام اور راستہ کی درستی اور دیگر متفرق اخراجات کیلئے اپنی حیثیت کے مطابق وصیت کرنے کے ساتھ کچھ چندہ داخل کرے جو زروصیت کے علاوہ ہو۔ یہ چندہ شرط اول کہلاتا ہے۔ (رسالہ الوصیت شرط ۱)	
قاعدہ نمبر29	وصیت کنندہ کے لئے یہ بھی لازمی ہوگا کہ بوقت وصیت چندہ شرط اول کے علاوہ اخراجات اعلانِ وصیت بھی ادا کرے۔ (رسالہ الوصیت ہدایت ا، ضمیمہ رسالہ الوصیت شق ۲)	

تحریر وتکمیل وصیت

قاعدہ نمبر30	ہر وصیت کنندہ اپنی وصیت مقررہ فارم حسبِ نمونہ جدول الف پر تحریر اور حسبِ ضابطہ تکمیل کر کے مقامی جماعت کی معرفت بغرض منظوری صدر انجمن احمدیہ کو بھجوائے گا۔	

قاعدہ نمبر 31	ہر وصیت فارم پر کم از کم دو مصدق وصیت کنندہ کے بارہ میں تصدیق کریں گے۔	
قاعدہ نمبر 32	ہر وصیت کنندہ کے متعلق قبل از منظوری وصیت کنندہ کی اخلاقی اور دینی حالت کے بارہ میں تسلی کی جانی ضروری ہوگی جو امیر مقامی/صدر مقامی کی معرفت عمل میں لائی جائے گی۔خواتین کے بارے میں مقامی لجنہ اماء اللہ کی تصدیق بھی ضروری ہوگی۔	
قاعدہ نمبر 33	الف: ہر وصیت پر شریعت کے مطابق دو بالغ گواہان کی شہادت ضروری ہوگی۔ بہتر ہوگا کہ گواہان وصیت کنندہ کے وارثان میں سے ہوں۔ (ضمیمہ رسالہ الوصیت شق ۲، روئیداد اجلاس اول شق ۳ ب) ب: ''وصیت کنندہ اور ایسا ہی گواہان خواہ خواندہ ہوں یا ناخواندہ اپنے دستخط یا مواہیر کے علاوہ نشان انگوٹھا ضرور لگاویں اور جو خواندہ ہیں وہ دستخط بھی کریں اور مرد بائیں ہاتھ کا اور عورت دائیں ہاتھ کا 'انگوٹھا' لگاوے۔'' (روئیداد اجلاس اول شق ۳ ج) ج: ''اگر وصیت کنندہ لکھ سکتا ہے تو اپنی وصیت اپنے ہاتھ سے لکھے۔'' (روئیداد اجلاس اول شق ۳ د)	
قاعدہ نمبر 34	ہر وصیت کنندہ کے لئے لازم ہوگا کہ وہ فارم وصیت میں مندرجہ ذیل اقرار بھی کرے۔ ''میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ اپنی وصیت کے حوالے سے جس نوعیت کا چندہ بھی ادا کرونگا۔ وہ محض للہ	

	ادائیگی ہوگی اور مجھے اور میرے کسی عزیز یا وارث کو کبھی اور کسی حالت میں ادا شدہ چندہ کی واپسی کے مطالبہ کا حق نہ ہوگا۔''	ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ نمبر 6 غ۔م 96-2-14
قاعدہ نمبر 35	بوقت منظوری وصیت کنندہ کی قبل از وصیت اخلاقی و دینی حالت کے علاوہ قبل از وصیت مالی حالات کو بھی اس نقطہ نظر سے مدنظر رکھا جائیگا کہ نمایاں مالی قربانی کا عنصر اور وصیت کی روح مجروح نہ ہوتی ہو۔	
قاعدہ نمبر 36	وصیت دفتر میں موصول ہونے کے بعد سیکرٹری مجلس کارپرداز مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ سے وصیت کے بارے میں تفصیلی رائے حاصل کرے گا تا کہ وصیت میں ایسی کوئی غلطی یا نقص یا کمزوری نہ ہو جس کی وجہ سے وصیت کے مال کی وصولی میں قانونی طور پر کسی قسم کی دقت یا مشکل پیش آنے کا اندیشہ ہو۔	
قاعدہ نمبر 37	مشیر قانونی ہر مجوزہ وصیت کا بالتفصیل جائزہ لے کر ایسے امور کی نشان دہی کرے گا جو قاعدہ نمبر 36 میں مذکور ہیں اور جو طریق ایسے نقص کو دور کرنے کا ہو تجویز کرے گا۔	
قاعدہ نمبر 38	ہر وصیت کے منظوری کیلئے پیش ہونے سے قبل ضروری ہوگا کہ کم از کم دو اخباروں میں شائع کی جائے۔ (ضمیمہ رسالہ الوصیت شق ۲)	
قاعدہ نمبر 39	سیکرٹری مجلس کارپرداز کی ذمہ داری ہوگی کہ ہر وصیت اپنے لکھے جانے کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر اندر مکمل ہو جائے اور اگر چھ ماہ کے اندر اندر مکمل نہ ہو تو مجلس کارپرداز میں مع تفصیلی وجوہات کے رپورٹ پیش کرے۔	

قاعدہ نمبر 40	وصیت پر جملہ کاروائی تصدیق اور مشورہ قانونی مکمل ہونے کے بعد اور ہر طرح کے اطمینان اور تسلی کے بعد مجلس کارپرداز وصیت برائے منظوری صدر انجمن احمدیہ میں پیش کرے گی۔	
قاعدہ نمبر 41	صدر انجمن احمدیہ کو اختیار حاصل ہوگا۔ کہ وہ کسی وصیت کنندہ کی وصیت بلا وجہ بتائے منظور کرنے سے انکار کر دے۔ اور صدر انجمن احمدیہ کا فیصلہ ہر صورت میں ناطق ہوگا۔	
قاعدہ نمبر 42	بعد منظوری وصیت موصی کو ایک سرٹیفیکیٹ مجلس کارپرداز اپنے دستخط اور مہر کے ساتھ جاری کرے گی۔	
قاعدہ نمبر 43	اگر کوئی وصیت کا ایسا خواہش مند ناگہانی وفات پا جائے جو قبل از وفات وصیت کروانے کی کاروائی کا آغاز کر چکا ہو تو خواہ فارم وصیت پُر نہ بھی کیا جا سکا ہو قابلِ اعتماد گواہی کا لحاظ رکھتے ہوئے اسکی وصیت کی پس از مرگ منظوری کا معاملہ زیر غور لایا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ! 1۔ مرحوم وصیت کی دیگر شرائط پر پورا اترتا ہو اور یہ توقع کی جا سکتی ہو کہ اگر ناگہانی وفات حائل نہ ہوتی تو اسکی وصیت منظور کرنے کی راہ میں کوئی روک نہ ہوتی۔ 2۔ مرحوم کے وارثان اس کے ترکہ پر حصہ وصیت ادا کرنے اور بلا تاخیر عمل درآمد پر بشرح صدر آمادہ ہوں۔ 3۔ قرآئن کسی قسم کے منفی احتمالات کی طرف اشارہ نہ کرتے ہوں۔ مثلاً: (الف) لمبے عرصے تک توفیق کے باوجود وصیت کی طرف متوجہ نہ ہونا۔	

	(ب) لمبی معقول مہلت کے باوجود محض خواہش کا اظہار کرنا اور قطعی اقدام کی طرف متوجہ نہ ہونا۔ (ج) وصیت کی کاروائی کا آغاز اُس وقت کرنا جب نسبتاً کم مالی قربانی سے وصیت ہوسکتی ہے۔ (د) دینی حالت کا کسی پہلو سے واضح طور پر داغدار ہونا۔ مثلاً (i) نمازوں میں غفلت (ii) عام چندوں میں اعلیٰ معیار کے مطابق نہ ہونا۔ (iii) نظامِ جماعت سے وابستگی اور تعلق میں کمزوری وغیرہ	ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ الف۔غ م 88 -7- 9
	ادائیگی	
قاعدہ نمبر 44	عام حالات میں جائیداد کی وصیت پر موصی کی وفات کے بعد عمل درآمد ہوگا اور حصہ جائیداد ترکہ پر واجب الادا ہوگا۔ (رسالہ الوصیت ہدایت ۱)	
قاعدہ نمبر 45	جو مالکان اراضی ہیں اور ان کی راہ میں وصیت کرنے میں کوئی دقتیں ہیں تو ان کے لئے مناسب ہے کہ وہ جس قدر جائیداد کو وصیت کرنا چاہتے ہیں اسے بجائے وصیت کے اپنی زندگی میں ہبہ کر دیں اور ہبہ نامہ پر اپنے ورثائے باز گشت کے (اگر کوئی ہوں) دستخط کرائیں۔ جن سے ایسے ورثاء کی رضا مندی پائی جائے اور ہبہ نامہ کی رجسٹری ضروری ہے۔'' (روئیداد اجلاس اول شق ۴)	

قاعدہ نمبر 46	''اگر ہبہ مذکورہ' قاعدہ نمبر 45 'میں بھی دقت ہو تو جس قدر جائیداد کی وہ وصیت یا ہبہ کرنا چاہتے ہیں اس کی قیمت بازاری مقرر کر کے یا اس کو فروخت کر کے قیمت مقرر کردہ یا زرِ ثمن کو مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے حوالے کریں لیکن ایسی صورت میں جب وہ نئی جائیداد پیدا کریں تو اس کے متعلق بھی انہیں وقتاً فوقتاً ایسا ہی کرنا ہوگا۔'' (روئیداد اجلاس اول شق ۵)	
قاعدہ نمبر 47	موصی کو مجلس کارپرداز اپنی صوابدید پر اجازت دے سکے گی کہ وہ اپنی کل جائیداد یا اس کے کسی حصہ کی حسبِ ضابطہ تشخیص کروا کے حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ادا کردے۔	
قاعدہ نمبر 48	موصی کے نقد ترکہ کی صورت میں عام حالات میں حصہ وصیت واجب الادا ہوگا۔ البتہ اگر موصی کا اپنا بیان ہو کہ وہ سارے نقد ترکہ یا اس کے کسی حصہ کا چندہ وصیت ادا کر چکا ہے۔ تو یہ بیان کافی سمجھا جائیگا۔ اور ایسی صورت میں اس نقد ترکہ پر حصہ وصیت نہ لیا جائیگا۔ اور اگر موصی کا اپنا بیان نہ ہو تو مقامی جماعت کی رپورٹ پر فیصلہ ہوگا۔	
قاعدہ نمبر 49	الف: اگر کوئی موصی اپنی جائیداد غیر منقولہ کا ہبہ بحق وارث یا وارثان ایسے حالات میں کرے گا کہ صورت تقسیم وراثت کی بنتی ہو یا کسی رنگ میں وصیت کی روح مجروح ہونے کا احتمال ہو تو ایسی صورت میں حصہ جائیداد حسبِ وصیت ادا کرنا لازم ہوگا اور ایسی جائیداد بصورت وفات موصی کا ترکہ شمار ہوگی۔ ب: اگر کوئی موصی اپنی ایسی جائیداد منقولہ جس پر وصیت کی	

	ادائیگی ضروری ہو ایسے حالات میں ہبہ بحق وارث یا وارثان کرے گا کہ صورت تقسیم وراثت کی بنتی ہو یا کسی رنگ میں وصیت کی روح مجروح ہونے کا احتمال ہو تو ایسی صورت میں حصہ وصیت ادا کرنا لازم ہوگا۔	
قاعدہ نمبر 50	الف: کسی موصی کے حصہ جائیداد کی قیمت کی تشخیص کی جملہ کارروائی ناظم تشخیص جائیداد بطور نمائندہ صدر انجمن احمدیہ حسبِ ضابطہ سرانجام دے گا۔ ب: شعبہ تشخیص جائیداد مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے زیر انتظام ہوگا۔ جو قواعد وصیت منظور کردہ حضرت خلیفۃ المسیح کے مطابق عمل درآمد کرے گا۔	قاعدہ نمبر 224 صدر انجمن احمدیہ
قاعدہ نمبر 51	موصی کی جائیداد سے اگر کوئی آمدنی ہوتی ہو تو اس آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام یعنی 1/16 ادا کرنا لازم ہوگا۔	
قاعدہ نمبر 52	جس جائیداد کا حصہ سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اُس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی۔	ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ نمبر 4غ م/ 21-11-93
قاعدہ نمبر 53	موصی کیلئے ضروری ہوگا کہ اپنی جائیداد کی تفصیل کی اطلاع ہر پانچ سال بعد دفتر کو دے۔	
قاعدہ نمبر 54	اگر موصی کی اپنی جائیداد میں اس کے ورثاء کی طرف سے کوئی ایسا اضافہ عمل میں آئے جو دراصل موصی کا نہ ہو تو موصی کیلئے لازم ہوگا۔ کہ i اس کی قبل از وقت اطلاع دے کر دفتر سے اجازت حاصل کرے۔ ii یہ بیان دے کہ وہ معین اضافی جائیداد اس کی وفات کے بعد ورثاء میں تقسیم نہیں ہوگی۔	

	iii اور ایسے بیان پر حتیٰ الامکان اپنے ورثاء کے دستخط کرائے۔	
قاعدہ نمبر 55	پنشن کے کمیوٹ شدہ حصہ پر حصہ آمد کی ادائیگی لازمی ہوگی اور موصی کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ اس پر حصہ آمد یکمشت ادا کرے۔ یا کسی خاص مجبوری کی وجہ سے ایسا نہ کرسکتا ہو تو حسبِ ضابطہ مجلس کارپرداز سے اجازت اور مہلت حاصل کرے۔	
قاعدہ نمبر 56	دورانِ ملازمت وفات پر موصی کے خاندان کو ملنے والی امداد جو گریجوائٹی اور فیملی پنشن کے نام سے بھی موسوم ہے موصی کا ترکہ شمار نہیں ہوگی۔ اور اس پر حصہ وصیت واجب الادا نہ ہوگا۔	
قاعدہ نمبر 57	موصی کی وفات کے بعد گروپ انشورنس کی ایسی رقم جس کا پریمیم حکومت یا متعلقہ ادارہ ادا کرتا ہو موصی کا ترکہ شمار نہیں ہوگا۔	
قاعدہ نمبر 58	ایسی گروپ انشورنس کی صورت میں جس میں پریمیم کٹوتی موصی کی تنخواہ سے ہوتی رہی ہو۔ انشورنس کی رقم پر کٹوتی کی حد تک حصہ وصیت واجب الادا ہوگا سوائے اس کے کہ موصی اپنی زندگی میں کل تنخواہ بشمول رقم پریمیم پر حصہ وصیت ادا کرتا رہا ہو۔	
قاعدہ نمبر 59	پراویڈنٹ فنڈ کا وہ حصہ جس پر حصہ وصیت ادا نہ کیا گیا ہو اور وہ موصی کی وفات کے بعد اس کے پسماندگان کو ملے وہ موصی کا ترکہ شمار ہوگا اور اس پر حصہ وصیت واجب الادا ہوگا۔	

قاعدہ نمبر 60	واجبات وصیت کا بقایا کسی صورت میں معاف نہیں ہو سکے گا۔	
قاعدہ نمبر 61	اگر خدانخواستہ آفات سماوی وارضی وغیرہ سے کسی موصی کی جائیداد تباہ ہو جائے یا اسے معتد بہ نقصان پہنچ جائے تو مجلس کارپرداز اس بات کو ملحوظ رکھ کر موصی کے حصہ جائیداد کے بارہ میں فیصلہ کرے گی۔	
	منسوخی و بحالی وصیت	
قاعدہ نمبر 62	صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ کسی موصی کی وصیت بلا وجہ بتائے منسوخ کر دے اور صدر انجمن احمدیہ کا فیصلہ ہر صورت میں ناطق ہوگا۔	
قاعدہ نمبر 63	جس شخص کو نظامِ جماعت سے اخراج کی سزا دی جائے اس کی وصیت منسوخ متصور ہوگی۔	
قاعدہ نمبر 64	نظامِ جماعت سے روگردانی کرنے والے شخص کی وصیت منسوخ متصور ہوگی۔	
قاعدہ نمبر 65	’’اگر کوئی شخص وصیت کر کے پھر اپنے کسی ضعفِ ایمان کی وجہ سے اپنی وصیت سے منکر ہو جائے یا اس سلسلہ سے روگردان ہو جائے تو گو انجمن نے قانونی طور پر اس کے مال پر قبضہ کر لیا ہو پھر بھی جائز نہ ہوگا کہ وہ مال اپنے قبضہ میں رکھے بلکہ وہ تمام مال واپس کرنا ہوگا کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ اور رد کرنے کے لائق ہے۔‘‘ (ضمیمہ رسالہ الوصیت شق ۱۲)	

	تشریح : مال سے مراد ایسی جائیداد غیر منقولہ ہے جو بجنسہٖ صدر انجمن کے قبضہ میں ہو۔حصہ آمد یا حصہ جائیداد نقدی کی صورت میں ادا شدہ نہیں کیونکہ یہ رقوم ساتھ ہی ساتھ ان مقاصد کیلئے خرچ ہوتی رہتی ہیں جن کیلئے وصیت کی جاتی ہے اور یہ رقوم کسی صورت میں بھی قابلِ واپسی نہیں ہیں۔	
قاعدہ نمبر66	جو موصی اپنی وصیت بوجہ عدم استطاعت جاری نہ رکھ سکتا ہو تو اس کی درخواست پر اس کی وصیت منسوخ کر دی جائے گی۔	
قاعدہ نمبر67	اگر کسی موصی کے بارہ میں اطلاع ملے کہ وہ دماغی توازن کھو بیٹھا ہے اور اسکے ہوش وحواس قائم نہیں اور اس سے واضح طور پر خلاف شریعت اعمال سرزد ہوتے ہیں تو اطلاعات کی تصدیق کے بعد صدر انجمن احمدیہ اسکی وصیت منسوخ کر دے گی۔	ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ نمبر6۔غ م93-01-24
قاعدہ نمبر68	جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک چندہ حصہ آمد ادا نہ کرے اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ مجلس کار پرداز کی سفارش پر ایسی وصیت کو منسوخ کر دے۔	
قاعدہ نمبر69	ہر موصی کیلئے لازم ہوگا کہ ہر مالی سال کے اختتام پر اپنی حصہ آمد کی ادائیگیوں کے پیشِ نظر ایک اقرار نامہ حسبِ نمونہ جدول ’’ج‘‘ دفتر وصیت کو بھجوائے۔ایسا اقرار نہ آنے کی صورت میں صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ مناسب تنبیہہ کے بعد موصی کو بقایا دار قرار دے کر موصی کے خلاف مناسب تادیبی کاروائی کرے جو منسوخی وصیت بھی ہوسکتی ہے۔	

قاعدہ نمبر70	وصیت کی منسوخی کیلئے لازم نہ ہوگا کہ ہر صورت میں تنبیہہ کی جائے البتہ اگر وصیت کی منسوخی زیر قاعدہ 68زیر غور ہوتو بالعموم کم ازکم ایک مرتبہ تنبیہہ کی جانی ضروری ہو گی۔	
قاعدہ نمبر71	ایسے موصی ورثاء جو مدفون موصیوں کے بقایا جات وعدہ کے مطابق ادانہیں کریں گے اور نہ ہی حالات بیان کرکے مہلت حاصل کریں گے ان کی وصایا منسوخ کر دی جائیں گی۔	
قاعدہ نمبر72	جس موصی کی وصیت صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدیدارنہیں بن سکے گا۔	
قاعدہ نمبر73	جو وصیت زیر قاعدہ 63منسوخ کی جائے سزا کی معافی کے بعد شخص متعلقہ کی درخواست پر اُس کی بحالی زیر غور آسکے گی اور ایسی صورت میں درمیانی عرصہ کا چندہ حصہ آمد ادا کرنا لازمی ہوگا۔	
قاعدہ نمبر74	جس شخص کی وصیت زیر قاعدہ 64منسوخ ہوگئی ہو ایسا شخص دوبارہ بیعت کے بعد اگر نئی وصیت کرے تو وہ حسبِ قواعد زیر غور آسکے گی۔	
قاعدہ نمبر75	جو وصیت زیر قاعدہ 66منسوخ کر دی گئی ہو اس کی بحالی موصی کی درخواست پر انہیں شرائط پر زیر غور آسکتی ہے جو نئی وصیت کیلئے مقرر ہیں۔ نیز ضروری ہوگا کہ موصی مذکور:۔ (i)وصیت کی منسوخی کے وقت کا بقایا چندہ وصیت ادا کرے۔ (ii)عرصہ منسوخی وصیت کے دوران چندہ عام کی ادائیگی باقاعدگی سے کرتا رہا ہو۔	

	(iii) عرصہ منسوخی وصیت کے دوران ادا کردہ چندہ عام اور واجب حصہ آمد کا فرق بھی ادا کرے۔ نوٹ: اگر موصی مذکور بوجوہ سابقہ وصیت بحال نہ کرا سکے تو اسکی نئی وصیت کی درخواست مجلس کارپرداز کے زیر غور آسکتی ہے ایسی صورت میں مذکورہ بالا میں سے شق (iii) کی پابندی لازمی نہ ہوگی۔	ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ نمبر 11 غ م 13-04-89
قاعدہ نمبر 76	جو وصیت زیر قاعدہ 67 منسوخ کی گئی ہو وہ موصی کی صحت یابی کے بعد اس کی درخواست پر بحالی کیلئے زیر غور آسکے گی۔	
قاعدہ نمبر 77	جو وصیت زیر قاعدہ 68 منسوخ کی گئی ہو اس کی بحالی زیر غور آنے کیلئے ضروری ہوگا کہ حصہ آمد کا سارا بقایا ادا کیا جائے۔ عرصہ منسوخی وصیت میں صرف چندہ عام کی وصولی کافی نہ ہوگی بلکہ عرصہ منسوخی کے دوران وصول شدہ چندہ عام اور حصہ آمد کا فرق بھی ادا کرنا لازم ہوگا۔ بحالی وصیت کیلئے وہ تمام شرائط پوری کرنی ہوں گی جو نئی وصیت کرنے والے کیلئے مقرر ہیں۔	
	تدفین و یادگاری کتبہ جات	
قاعدہ نمبر 78 (الف)	بہشتی مقبرہ میں موصیان کی تدفین خلیفۃ المسیح کی اجازت سے ہوگی اور خلیفۃ المسیح کی مرکز سے غیر موجودگی کی صورت میں یہ اجازت ناظر اعلیٰ سے حاصل کی جائیگی۔	قاعدہ نمبر 223 صدر انجمن احمدیہ
(ب)	کسی موصی کی وفات پر جب اس کی میت بہشتی مقبرہ میں تدفین کیلئے لائی جائے تو حسبِ ذیل کارروائی عمل میں لائی	

	جائے گی۔ (i) میت کی وفات کا وقت ورثاء سے معلوم کر کے مسل پر درج کیا جائے گا۔ (ii) اگر کوئی امر میّت کو فوری طور پر بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے میں مانع ہو اور تصفیہ تک میت کے خراب ہونے کا احتمال ہو تو میت کا با قاعدہ طبی معائنہ کرایا جائے گا اور اگر طبی معائنہ کی رو سے میت کا فوراً دفن کیا جانا ضروری ہو تو اسے امانتاً عام قبرستان میں دفن کر دیا جائیگا۔ (iii) جز"ii" کے تحت طبی معائنہ کیلئے ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال کا فرض ہوگا کہ سیکرٹری مجلس کارپرداز کی اطلاع پر میت کا بلا تاخیر معائنہ کروا کے وضاحت سے تحریری رپورٹ دیں کہ میت کی حالت کیا ہے اور اسے کتنی دیر رکھا جا سکتا ہے۔	
قاعدہ نمبر79	''ہر ایک میت جو قادیان (ربوہ) کی زمین میں فوت نہیں ہوئی ان کو بجز صندوق قادیان (ربوہ) میں لانا ناجائز ہوگا۔'' (ضمیمہ رسالہ الوصیت شق ۵)	
قاعدہ نمبر80	موصی کی بہشتی مقبرہ میں تدفین اس کا حصہ وصیت پورے طور پر ادا ہو چکنے کے بعد ہی ہو سکے گی۔ ورنہ سوائے اس کے کہ درج ذیل استثناء پر عمل ہوا سے امانتاً دوسرے قبرستان میں دفن کیا جائے گا اور بعد ادائیگی حصہ وصیت میت حسب قواعد بہشتی مقبرہ میں منتقل ہو سکے گی۔ **استثناء** اگر کسی موصی کا حصہ جائیداد پورا ادا نہ ہوا ہو تو اس کی ادائیگی	

	کے بارہ میں قابلِ اعتماد ضمانت ،جو حسبِ صوابدید مجلس کارپرداز نقد ادائیگی کے قائم مقام ہو حاصل ہو جانے پر اس کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہو سکے گی۔ **وضاحت** (الف) یہ رعایت صرف حصہ جائیداد پر ہو سکے گی۔حصہ آمد کا بقایا فوری طور پر ادا کرنا ضروری ہوگا۔ (ب) قابل اعتماد ضمانت شخصی ضمانت بھی ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ ایسے صاحب حیثیت دو موصیوں کی ضمانت ہو جو مجلس کارپرداز کے نزدیک قابل قبول اور زرضمانت کی ادائیگی کی استطاعت رکھتے ہوں اور دونوں ضامن انفرادی طور پر کل رقم کی ادائیگی کی ذمہ داری قبول کریں اور ادائیگی کی میعاد بھی معین کرلی جائے۔جو زیادہ سے زیادہ ایک سال ہو۔	
قاعدہ نمبر 81	کسی موصی کی وفات کے بعد حصہ وصیت ادا نہ ہو سکنے کی صورت میں اگر وہ امانتاً دفن ہو تو اس کے ورثاء کا فرض ہوگا کہ زیادہ سے زیادہ ایک سال کے اندر اندر اس کے ترکہ میں سے اس کا حصہ جائیداد اور دیگر واجبات وصیت ادا کردیں۔ورنہ وصیت منسوخ متصور ہوگی البتہ استثنائی حالات کو مجلس کارپرداز زیرِ غور لاکر اس میعاد میں مناسب توسیع کر سکتی ہے۔	
قاعدہ نمبر 82	موصی کی قبر پر جو کتبہ نصب کیا جائے اس پر مندرجہ ذیل امور کا اندراج مناسب عبارت میں کیا جائے گا۔ i نام موصی ii تاریخ وفات iii تاریخ بیعت iv عمر v تاریخ وصیت	

	vi دسویں حصہ سے زائد کی وصیت ہو تو اس کا ذکر vii امتیازی خصوصیت۔خدمات اور واقعات کا مختصر ذکر viii حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا خلفائے کرام نے کوئی تعریفی کلمات فرمائے ہوں تو ان کا ذکر۔	
قاعدہ نمبر 83	موصی کی بہشتی مقبرہ میں تدفین دفتر کی طرف سے موقع نمائی کے مطابق کی جائے گی۔	
قاعدہ نمبر 84	کوئی اس بات کا حقدار نہ ہوگا کہ بہشتی مقبرہ میں اپنی یا کسی رشتہ دار کی قبر کیلئے کوئی جگہ مخصوص کرائے۔	
قاعدہ نمبر 85	بہشتی مقبرہ کے قطعہ رفقاء میں تدفین کے لئے رفیق کی تعریف یہ ہوگی کہ اُس نے اپنے والد یا والدہ یا سرپرست کی ایمان کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہو اور 1908ء میں حضور علیہ السلام کی وفات کے وقت اُسکی عمر کم از کم بارہ سال ہو۔	ریزولیوشن صدرانجمن احمدیہ 371/26-06-89۔انفارمل
قاعدہ نمبر 86	کسی موصی کی میت جو کسی دوسری جگہ بطور امانت دفن کی گئی ہو تو کم از کم چھ ماہ گزرنے کے بعد اس کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کی غرض سے لایا جا سکے گا۔اور اس غرض کیلئے کم از کم ایک ماہ قبل نظارت بہشتی مقبرہ سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہوگا۔بلاحصول اجازت میت کو نہیں لایا جا سکے گا۔	
	(ضمیمہ رسالہ الوصیت شق ۵)	
قاعدہ نمبر 87	''اگر کوئی صاحب خدانخواستہ طاعون کی مرض سے فوت ہوں جنہوں نے رسالہ الوصیت کے تمام شرائط پورے کردیئے ہوں۔ان کی نسبت یہ ضروری حکم ہے کہ وہ دو برس تک صندوق میں رکھ کر کسی علیحدہ مکان میں امانت کے طور	

	پر دفن کئے جائیں اور دو برس کے بعد ایسے موسم میں لائے جائیں کہ اس فوت ہونے کے مقام اور قادیان (ربوہ) میں طاعون نہ ہو۔'' (ضمیمہ رسالہ الوصیت شق ۶)	
قاعدہ نمبر 88	''اگر خدانخواستہ کوئی ایسا شخص جو رسالہ الوصیت کی رو سے وصیت کرتا ہے مجذوم ہو جس کی جسمانی حالت اس لائق نہ ہو جو وہ اس قبرستان میں لایا جائے تو ایسا شخص حسبِ مصالح ظاہری مناسب نہیں ہے کہ اس قبرستان میں لایا جائے۔لیکن اگر اپنی وصیت پر قائم ہوگا تو اس کو وہی درجہ ملے گا جیسا کہ دفن ہونے والے کو۔'' (ضمیمہ رسالہ الوصیت شق ۱۷)	
قاعدہ نمبر 89	''اگر کسی موصی کی موت ایسی ہو کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہو کر ان کا انتقال ہو، یا کسی اور وجہ سے ان کی میت کو لانا متعذر رہو تو ان کی وصیت قائم رہے گی، بشرطیکہ تمام شرائط وصیت پوری ہوں۔اور خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا ہی ہوگا کہ گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہوئے ہیں اور جائز ہوگا کہ ان کی یادگار میں اسی قبرستان میں ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جائے۔'' (ضمیمہ رسالہ الوصیت شق ۸)	
قاعدہ نمبر 90	معمول کے کتبہ جات کے علاوہ ہر کتبہ کی عبارت کیلئے مجلس کارپرداز کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہوگا۔	
قاعدہ نمبر 91	حسبِ رسالہ الوصیت وضمیمہ رسالہ الوصیت شق نمبر ۱۸ بہشتی مقبرہ میں کسی غیر موصی کی تدفین کا معاملہ صدر انجمن احمدیہ	

کی اتفاق رائے سے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کیا جا سکے گا۔

رسالہ الوصیت کے محولہ بالا الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

''ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کرسکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہوسکتا ہے۔''

ضمیمہ رسالہ الوصیت کی شق نمبر ۱۸ کے الفاظ حسبِ ذیل ہیں۔

''اگر کوئی کچھ بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہ رکھتا ہو اور بایں ہمہ ثابت ہو کہ وہ ایک صالح درویش ہے اور متقی اور خالص مومن ہے اور کوئی حصہ نفاق یا دنیا پرستی یا قصور اطاعت کا اس کے اندر نہ ہو تو وہ بھی میری اجازت سے یا میرے بعد انجمن کی اتفاق رائے سے اس مقبرہ میں دفن ہوسکتا ہے۔''

متفرق

قاعدہ نمبر 92

''اگر وصیتی مال کے متعلق کوئی جھگڑا پیش آوے تو اس جھگڑے کی پیروی میں جو اخراجات ہوں وہ تمام وصیتی مالوں میں سے دیئے جائیں گے۔''

تعبیر وتشریح وترمیم وتنسیخ

قاعدہ نمبر 93	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصنفہ رسالہ الوصیت، ہدایت مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء۔ ضمیمہ رسالہ الوصیت اور روئیداد اجلاس اول مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ منعقدہ ۲۹ جنوری ۱۹۰۶ء ان قواعد وصیت کی تعبیر وتشریح کے لئے بنیادی دستاویزات متصور ہوں گے۔ اور کسی قاعدہ کی ایسی تشریح جائز نہ ہوگی جو بنیادی دستاویزات کے خلاف پڑتی ہو۔
قاعدہ نمبر 94	قواعد وصیت میں حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایت یا منظوری سے ترمیم، تنسیخ یا اضافہ ہو سکے گا۔

ضوابط مجلس کارپرداز

آمد

"الف: مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والی مجموعی آمد کو آمد شمار کیا جائے گا۔ ہر چندہ دہندہ شرط تقوی کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اخلاص اور ضمیر کی کسوٹی پر باشرح چندہ ادا کرے گا۔ مکان وغیرہ کے کرائے اور اس قسم کی متفرق چیزیں وضع کرنا جائز نہیں ہوگا۔ البتہ پیشہ وارانہ فرائض منصبی کی ادائیگی کے ضمن میں سفروں کے دوران ملنے والے زادِراہ کو آمد سے مستثنٰی شمار کیا جائے گا۔ سوائے اس کے کہ اس میں سے بچت پر اگر کوئی ازخود چندہ ادا کرے تو مستحسن ہے۔"

"ب: اگر کوئی دوست چندہ کی ادائیگی یا شرح کے مطابق ادائیگی میں تنگی محسوس کریں تو وہ معین وجہ بیان کر کے امیر جماعت کے توسط سے خلیفہ وقت سے جزوی یا کلّی معافی حاصل کر سکتے ہیں۔ اجازت لے کر شرح سے کم چندہ دینے والے ووٹ دینے کے تو حق دار رہیں گے لیکن ذمہ دار عہدوں پر ان کی تقرری یا انتخاب سے پہلے مرکز سے اجازت لینی ضروری ہوگی یہ اس لئے کہ مبادا مالی کمزوری میں پیچھے رہنے والا عہدیدار دوسروں کیلئے غلط نمونہ نہ بن جائے۔

نوٹ: اس معافی کا اطلاق چندہ وصیت پر نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں کہ موصی شرح کے مطابق وصیت ادا نہ کر سکے تو اسے بامر مجبوری وصیت منسوخ کرا لینی چاہئے۔

ج: اگر جماعت کے علم میں کسی موصی کے متعلق کوئی ایسے قطعی شواہد آئیں جن سے غالب گمان ہو کہ چندہ دہندہ کا اپنے متعلق آمد کا فیصلہ غلط ہے اور بحیثیت موصی اس کا یہ فعل قابل گرفت ہے تو ایسے شخص کا معاملہ متعلقہ شواہد کے ساتھ مجلس کارپرداز میں برائے غور پیش کیا جائے۔

نوٹ:۔

۱۔ایسا شخص جو چندہ عام کی ادائیگی کے لئے رعایت شرح حاصل کرتا ہے۔اس کو وصیت کرنے سے پہلے کم ازکم ایک سال تک پوری شرح سے چندہ ادا کرنا ضروری ہے۔

۲۔ایسا شخص جو اپنے سابقہ سالوں کا چندہ عام معاف کرواتا ہےتو اس کو وصیت سے پہلے کم ازکم دوسال تک پوری آمد پر پوری شرح سے چندہ ادا کرنا ضروری ہے۔

۳۔کم ازکم آمد:۔''وصایا کے سلسلہ میں غیر معمولی قربانی تقاضا کرتی ہے کہ ہر ملک کیلئے اس کم ازکم آمدنی کا اندازہ کرلیا جائے جس پر (اس ملک میں) گزارہ ممکن ہے۔'' تاکہ وصایا کو منظوری کیلئے بھجواتے وقت اس کم ازکم آمدنی کو مدنظر رکھا جائے۔

د: ایک خاندان کو حاصل ہونے والی آمد(تنخواہ یا الاؤنس) اگر افراد خانہ کی تعداد پر منحصر ہوتی ہو یا سربراہ بیوی اور بچوں پر مشتمل ایک مقرر کردہ شرح یا فارمولا کے مطابق ادا کی جاتی ہو۔مثال کے طور پر حکومت کی طرف سے ملنے والا سوشل الاؤنس اور جماعت کی طرف سے مبلّغ کو دیئے جانے والا الاؤنس وغیرہ تو اس تنخواہ یا الاؤنس کی پوری رقم اس خاندان کے سربراہ کی اپنی آمد شمار ہوگی جس پر وہ پوری شرح سے اپنا چندہ ادا کریگا۔تاہم ہروہ الاؤنس جو حکومت خالصتہً کسی بچے کو کسی خاص مقصد کیلئے دیتی ہے اور ماں باپ وہ الاؤنس لینے یا رکھنے میں محض امین کے طور پر ہوں اور یہ اسی مقصد پر خرچ ہوتا ہو جس مقصد کے لئے الاؤنس ملتا ہے۔ ایسے الاؤنس پر ماں یا باپ کے لئے چندہ واجب الادا نہیں۔

ع: پیشہ ور لوگ اور تاجر حضرات کو اپنی کل آمد میں سے ایسے اخراجات وضع کر کے جو آمد پیدا کرنے کیلئے کئے جاتے ہیں باقی مجموعی اصل آمد پر چندہ ادا کرنا ہوگا۔محض اپنے ماہانہ اخراجات کے لئے تجارت سے وصول کردہ رقم پر چندہ ادا کرنا درست نہیں۔

ف: طالب علمی وظیفوں پر شرح کا اطلاق نہیں ہوگا۔طلباء سے توقع رکھی جائے گی کہ وہ حسب حیثیت خود کچھ رقم معین کر کے جماعت سے افہام وتفہیم کے ذریعہ اس کے مطابق باقاعدہ چندہ ادا کریں۔

ک: (الف) قرض پر چندہ:۔

اگر کوئی موصی حالات کی تبدیلی کی وجہ سے گزارہ کیلئے قرض پر انحصار کر رہا ہے تو وہ اس قرض پر بھی واجب چندہ جات ادا کرے گا۔ہاں جب اس قرض کی رقم واپس کرے گا تو اس قرض کی رقم کو اپنی آمد میں سے منہا کر دے گا۔

(ب) مارگیج/لیز:۔

اگر کوئی چندہ دہندہ مارگیج یا لیز پر کوئی جائیداد خریدے تو مارگیج/لیز کی واپسی کی رقم اپنی آمد سے منہا نہیں کرے گا بلکہ پوری آمد پر چندہ ادا کرے گا۔

گ۔ایسے موصی افراد جن کا اپنا کوئی ذریعہ آمد نہ ہو:۔

الف: عام طور پر بیوی کے لئے چندہ وصیت کی ادائیگی کا طریق یہی ہے کہ اگر اس کی آمدنی کوئی نہ ہو تو اسکا خاوند مناسب جیب خرچ مقرر کرے اور وہ اس کی بیوی کی آمد متصور ہو اور اس طرح مالی قربانی کے تسلسل کو قائم رکھنے کی خاطر اس جیب خرچ پر چندہ وصیت ادا کرے۔

ب: عورتوں کو حسب توفیق رہن سہن کے لحاظ سے قربانی کرنی چاہئے اس لئے عام چندہ دینے والے اور وصیت کے قربانی کے معیار میں جو فرق ہے اس کو بھی زیر غور لانا چاہئے۔

مستثنیات:-

آمد میں چندہ دہندہ کی ہر قسم کی آمد شامل ہے۔البتہ صرف وہ الاؤنس جس کا خرچ کرنا ملازم چندہ دہندہ کے تابع مرضی نہ ہو وہ آمد سے مستثنیٰ ہوگا۔اسی طرح گورنمنٹ ڈیوز از قسم ٹیکس، ریونیو، مالیہ، لوکل ریٹس، لازمی انشورنس وغیرہ جو گورنمنٹ کے حکم سے عائد کئے گئے ہوں نیز وردی الاؤنس اور بچوں کی تعلیم کے

لئے ملنے والا الاؤنس آمد سے منہا کئے جا سکتے ہیں۔
نوٹ: مکان وغیرہ کے کرائے اور اس قسم کی متفرق چیزیں آمد سے وضع کرنا جائز نہ ہوں گی۔

نمونہ فارم گوشوارہ ادائیگی حصہ آمد

جدول "ج" فارم گوشوارہ ادائیگی حصہ آمد حسب قاعدہ نمبر ۶۹

نظارت بہشتی مقبرہ

صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ضلع جھنگ۔پاکستان

نام:________ وصیت نمبر:________

ایڈریس:________ مالی سال:________

________ پرنٹ تاریخ:________

________ شرح وصیت:________

مہینہ	ادائیگی حصہ آمد	ادائیگی حصہ آمد بشرح چندہ عام	مقامی رسید نمبر/کوپن خزانہ	کیفیت
جولائی				
اگست				
ستمبر				
اکتوبر				
نومبر				
دسمبر				
جنوری				
فروری				
مارچ				
اپریل				
مئی				
جون				

نمونہ فارم اقرار نامہ ادائیگی حصہ آمد

جدول "ج" فارم تصدیق ادائیگی حصہ آمد حسب قاعدہ نمبر ٦٩

اقرار/ تصدیقی فارم متعلقہ ادائیگیاں چندہ حصہ آمد جدول ج

" میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یارب العالمین" (الوصیت)

مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ وصیت نمبر: [ ][ ][ ][ ][ ]

خاکسار کے حصہ آمد کی دوران سال.................ادائیگیوں کی تفصیل آپ کی طرف سے موصول ہوئی۔

جواباً تحریر خدمت ہے کہ (ا) میں نے فارم ہذا کی پشت پر دی گئی ہدایات پڑھ لی ہیں اور اپنے ہر ذریعہ آمد کو ٹِک ✓ کر کے دستخط کر دیئے ہیں اور (ب) حسب ذیل بیان دیتا / دیتی ہوں کہ۔

١ میری ادائیگیوں کا مرسلہ حساب درست ہے۔ **میری کل ادائیگی**.................ہی ہے۔

ا۔ اور میں شرط تقوی مد نظر رکھتے ہوئے تصدیق کرتا ہوں/ کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی مجموعی آمد پر جو کہ مختلف ذرائع سے حاصل ہوئی حسب قواعد تمام تر واجب الادا حصّہ **آمد**.................**مکمل ادا کر چکا/ کر چکی ہوں۔ مزید برآں میری کل ادائیگی**................. میں.................**زائد از واجب الادا ادائیگی شامل ہے جو کہ سابقہ بقایا کی رقم ہے/ عمداً زائد ادا کی گئی ہے۔**

ب۔ میرے واجب الادا حصّہ آمد اور ادائیگی کے حساب کی رو سے بقایا حصّہ آمد **مبلغ**.........بنتا ہے۔ جو میں نے **زیر رسید نمبر**.......مورخہ..........ادا کر دیئے ہیں جو میں انشاءاللہ.........ماہ کے اندر ادا کر دوں گا/ گی اور اسکی نظارت بہشتی مقبرہ کو اطلاع بھی کروں گا/ گی۔

یا

٢ میری ادائیگیوں کا مرسلہ حساب درست نہیں ہے میری ادائیگیوں کا اندراج نامکمل ہے۔ **میری کل ادائیگی**.................**دکھائی گئی ہے جبکہ میری اصل ادائیگی**.................ہے میں اپنی حصّہ آمد کی ادائیگیوں کا حساب **مع مکمل رسیدات نمبر**.................ہمراہ شامل کر رہا/ رہی ہوں۔ براہ کرم اس کے مطابق درستگی کی جائے۔ **مزید برآں میری کل ادائیگی**.................میں.................**زائد از واجب الادا ادائیگی شامل ہے جو کہ سابقہ بقایا کی رقم ہے/ عمداً زائد ادا کی گئی ہے۔**

ا۔ میں شرط تقوی کو مد نظر رکھتے ہوئے تصدیق کرتا/ کرتی ہوں کہ میری جملہ آمد پر خدا تعالیٰ کے فضل سے حسبِ قواعد تمام تر واجب الادا حصّہ آمد و حصّہ آمد بشرح چندہ عام مکمل ادا ہو چکا ہے۔

یا

ب۔ میرے واجب الادا حصّہ آمد اور ادائیگی کے حساب (جو میں منسلک کر رہا/ کر رہی ہوں) کی رو سے بقایا حصہ آمد **مبلغ**.................بنتا ہے ☆☆ جو میں نے **زیر رسید نمبر**.................مورخہ.................ادا کر دیئے ہیں جو میں انشاءاللہ.................ماہ کے اندر ادا کر دوں گا/ گی۔ اور اس کی ادائیگی کر کے نظارت بہشتی مقبرہ کو اطلاع بھی کر دوں گا/ گی۔

والسلام

دستخط موصی / موصیہ مع تاریخ:۔.................

نام موصی / موصیہ:۔.................

موجودہ پتہ:۔.................

....

مستقل پتہ:۔.................

....

تفصیل بقایا حصہ آمد

دوران سال.................

حصہ آمد بشرح وصیت 1/10 یا 1/.........

حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16

میزان بقایا.................

﴿ہدایات﴾

1. جماعت احمدیہ کی مالی قربانی کی بنیاد مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ کے سنہرے اصول پر رکھی گئی ہے۔اس اصول کو زندہ رکھنا اور اس کی روح کی حفاظت کرنا ہم پر لازم ہے۔چندہ کی ادائیگی کی بنیاد تقویٰ پر مبنی ہے۔اس لئے اپنی صحیح آمدنی کا تعین اور چندہ کی ادائیگی کرتے وقت تقویٰ اللہ کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

2. مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والی مجموعی آمد کو آمد شمار کیا جائے۔اس کے لئے ضروری ہے کہ پورے انشراح کے ساتھ ہر ذریعہ سے حاصل ہونے والی آمد کو سامنے رکھ کر حسب قواعد اس پر جس قدر چندہ واجب الادا بنتا ہے اس کی تعین کی جائے اور پھر اس فارم کو پر کیا جائے۔عمومی راہنمائی کے لئے بعض ذرائع آمد نیچے دے دیئے گئے ہیں۔

3. (i) آمد میں موصی کی ہر قسم کی آمد شامل ہے البتہ صرف وہ الاؤنس جس کا خرچ کرنا ملازم موصی کے تابع مرضی نہ ہو وہ آمد سے مستثنٰی ہوگا۔اسی طرح گورنمنٹ ڈیوز از قسم ٹیکس، ریونیو، مالیہ، لوکل ریٹس، لازمی انشورنس وغیرہ جو گورنمنٹ کے حکم سے عائد کئے گئے ہوں وہ آمد سے منہا کئے جاسکتے ہیں۔

(ii) اسی طرح مخصوص اخراجات کے لئے ملنے والے الاؤنس مثلاً وردی الاؤنس، بچوں کی تعلیم کے لئے ملنے والا الاؤنس چندہ سے مستثنٰی ہیں۔

(iii) اسی طرح پیشہ ورانہ فرائض منصبی کی ادائیگی کے ضمن میں سفروں کے دوران ملنے والا زادراہ آمد سے مستثنٰی شمار ہوگا سوائے اس کے کہ اس میں سے بچت ہو تو اس پر چندہ ادا کرنا مستحسن ہے۔

(iv) مکان وغیرہ کے کرائے اور اس قسم کی متفرق چیزیں وضع کرنا جائز نہیں ہوگا۔

(v) تاجر حضرات کو اپنی کل آمد (Gross income) میں سے ایسے اخراجات وضع کرکے جو کہ آمد پیدا کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں باقی مجموعی اصل آمد (Net total income) پر چندہ ادا کرنا ہوگا محض اپنے ماہانہ اخراجات کے لئے تجارت (Business) سے وصول کردہ رقم (Drawings) پر چندہ ادا کرنا درست نہیں۔

﴿ذرائع آمد﴾

عمومی راہنمائی کے لئے بعض ذرائع اور انکی آمد پر واجب شرح چندہ ذیل میں درج ہے ان کو اچھی طرح پڑھنے کے بعد اپنے ہر ذریعہ آمد کے سامنے بنے ہوئے چوکھٹے میں ٹک ☑ مارک کرکے نیچے دستخط کردیں۔

ذریعہ آمد	شرح	
1۔ ملازمت، تنخواہ، اوورٹائم، ٹیوشن فیس وغیرہ	1/10 یا مطابق شرح وصیت	
2۔ محنت مزدوری، اجرت، بونس وغیرہ	ایضاً	
3۔ تجارت، صنعت وحرفت، حقیقی منافع ڈیویڈنڈ از شیئرز/سرٹیفیکیٹس وغیرہ	ایضاً	
4۔ پیشہ/فن (وکالت، میڈیکل پریکٹس۔ آرٹ وغیرہ	ایضاً	
5۔ ٹھیکہ داری (ٹھیکہ پر کوئی بھی کام کرتے ہوں)	ایضاً	
6۔ جیب خرچ/ بنیادی ضروریات واخراجات کیلئے ملنے والی رقم از سربراہ خاندان/بچگان وغیرہ	ایضاً	
7۔ نقد تحفہ، امدادی وظیفہ/ انعام، سوشل ویلفیئر الاؤنس اور بے کاری الاؤنس وغیرہ	ایضاً	
8۔ ریٹائرمنٹ پر ملنے والی پنشن، گریجوئیٹی، حق الخدمت، اولڈ ایج پنشن وغیرہ	ایضاً	
9۔ زمیندارہ، غیر ملکیتی زمین سے آمد بصورت مزارعت یا ٹھیکیداری وغیرہ	ایضاً	
10۔ زمیندارہ، اپنی ملکیتی زمین سے آمد (خواہ خود کاشتہ ہو یا ٹھیکہ پر دی گئی ہو وغیرہ)	1/16	
11۔ پٹہ یا کرایہ پر دی گئی ملکیتی جائیداد از قسم کارخانہ، ورکشاپ/ مکان، دوکان وغیرہ	ایضاً	
12۔ تعلیمی وظیفہ۔ طالب علمی کے وظائف کیلئے طلباء حسب حیثیت کچھ مناسب رقم معین کرکے جماعت سے افہام وتفہیم کرکے اس پر 1/10 چندہ ادا کریں گے۔		

(میں.................کلاس/کورس میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں جس کی معیاد.................ہے)

دستخط موصی/موصیہ...

مع تاریخ

نمونہ فارم تفصیل جائیداد

جدول "ج" فارم تفصیل جائیداد حسب قاعدہ نمبر ۵۳

وصیت نمبر: | | | | | |

مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ ربوہ

السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ

خاکسار کی موجودہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے

اس کے مطابق خاکسار کی مسل وصیت میں اندراج مکمل کرلیا جائے۔

سکنی اراضی، مکان دوکان وغیرہ	زرعی اراضی	مویشی	نقد حصص کمپنی وتجارت وغیرہ	زیوارت، حق مہر

والسلام

خاکسار

نام موصی/ پتہ

نظامِ تشخیص

ضابطہ نمبر 1	مجلس کارپرداز کی اجازت سے موصی اپنی زندگی میں اپنی کل جائیداد یا اس کے کسی حصہ کی حسبِ ضابطہ تشخیص کروا کے حصہ جائیداد ادا کر سکے گا۔
ضابطہ نمبر 2	تشخیص کیلئے موصی مجلس کارپرداز کو تحریری درخواست دیگا۔جس میں اپنی کل موجودالوقت جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کا تفصیلاً ذکر کرے گا۔
ضابطہ نمبر 3	اگر جائیداد کے کسی حصہ کی تشخیص کروانی مطلوب ہوتو اس کو معین کرنا ضروری ہوگا۔
ضابطہ نمبر 4	جائیداد کی قیمت تشخیص کیلئے مجلس کارپرداز، ناظم تشخیص جائیداد اور مقامی جماعت کے مشورہ سے قیمت بازاری اور دیگر متعلقہ امور زیر غور لانے کے بعد فیصلہ کرے گی۔
ضابطہ نمبر 5	قیمت مشخصہ صدرانجمن احمدیہ کی منظوری کے بعد نافذ العمل ہوگی۔
ضابطہ نمبر 6	بعد تشخیص حصہ جائیداد کی ادائیگی یکمشت یا بالا قساط دو ۲ سال کے عرصہ میں ہو سکے گی۔
(الف)	ہر موصی کا ایسا مکان جس میں اس کی رہائش ہو یا بعد وفات موصی کے پسماندگان نے اس میں رہائش رکھنی ہو اس کے لئے بعد تشخیص ادائیگی کی میعاد پانچ سال ہوگی۔
(ب)	موصی کے مکان مذکورہ ضابطہ ۶۔الف کے حصہ وصیت کی ادائیگی کے دوران خدانخواستہ اگر موصی وفات پا جائے تو ورثاء کو یہ سہولت حاصل ہوگی کہ بقیہ ادائیگی بقیہ میعاد کے اندر کرسکیں۔لیکن ورثاء پابند ہوں گے کہ اس سہولت سے استفادہ کے لئے حسبِ قاعدہ نمبر ۸۰ کفالت پیش کریں جو مجلس کارپرداز کے نزدیک قابل قبول ہو۔(مطابق فیصلہ مشاورت ۱۹۸۵ء)
ضابطہ نمبر 7	حصہ جائیداد کی کچھ بھی ادائیگی مقررہ میعاد کے اندر نہ کرسکنے کی صورت میں تشخیص منسوخ متصور ہوگی۔

ضابطہ نمبر 8	حصہ جائیداد کی جزوی ادائیگی کی صورت میں اسی نسبت سے موصی کی جائیداد کا اتنا حصہ ادا شدہ متصور ہوگا اور بقایا جائیداد کے لئے اُسے نئی تشخیص کے لئے درخواست کرنی ہوگی۔
ضابطہ نمبر 9	ہر ایسی جائیداد جو مارگیج پر خریدی گئی ہو اس پر حصہ جائیداد کی ادائیگی لازمی ہے۔ اسکی ادائیگی کے دو طریق ہیں۔ **اوّل:** اگر وہ زندگی میں اپنی مارگیج والی جائیداد کا حصہ ادا کرنا چاہتا ہے تو اس جائیداد کی باقاعدہ مارکیٹ Value کے مطابق حسبِ ضابطہ تشخیص ہوگی اور مارگیج کی رقم منہا نہیں کی جائے گی۔ **دوم:** اگر اس کا حصہ جائیداد زندگی میں ادا نہ کیا ہو تو بوقت وفات مارگیج کی رقم جو قابل ادا رہتی ہوگی منہا کرنے کے بعد بقیہ رقم پر حصہ جائیداد واجب الادا ہوگا۔
ضابطہ نمبر 10	ایسی جائیداد جو کسی نے خود خریدی ہو لیکن کسی قانونی اغراض یا مصلحت کی وجہ سے اس میں کسی اور فرد کا نام بھی داخل کیا ہو تو وہ جائیداد مشترکہ شمار نہ ہوگی بلکہ جس فرد نے وہ جائیداد خریدی اس کی ہی وہ جائیداد شمار ہوگی۔
ضابطہ نمبر 11	موصی کی ایسی خرید کردہ جائیداد جو کسی اور کے نام لگوائی گئی ہو یا کسی کو ہبہ کی گئی ہو وہ جائیداد بھی موصی ہی کی شمار ہوگی۔
ضابطہ نمبر 12	ایسی جائیداد جو کسی اور فرد نے خرید کر موصی کے نام امانتاً لگوائی ہو تو موصی کا فرض ہے کہ ایسی جائیداد کی اطلاع دے تا وہ جائیداد اس کی شمار نہ ہو۔

ہدایات

مجالسِ موصیان

حسبِ منشاء قاعدہ نمبر ۱۸ قواعد وصیت

تشکیل و رکنیت:

۱۔ ہر اس جماعت میں جہاں تین یا اس سے زائد موصی افراد ہوں ایک مجلس موصیان قائم کی جائے گی۔

۲۔ ہر موصی اپنی مقامی جماعت کی مجلس موصیان کا رُکن ہوگا۔

۳۔ سیکرٹری وصایا مجلس موصیان کا صدر ہوگا۔

۴۔ صدر مجلس موصیان کے عہدے کی مدت تین سال ہوگی۔

۵۔ مجلس موصیان کے اسی قدر حلقہ جات ہوں گے جس قدر مقامی جماعت کے حلقہ جات ہیں۔

فرائض اور ذمہ داریاں (نئی وصایا):

۶۔ مجلس موصیان کا فرض ہوگا کہ وہ مقامی جماعت میں وصایا کی تحریک کرتی رہے اور غیر موصی احباب کو وصیت کے نظام میں شامل کرنے کی کوشش کرتی رہے اور رسالہ الوصیت اور خلفاء سلسلہ کے ارشادات کی طرف احباب کو توجہ دلاتی رہے۔

۷۔ مجلس موصیان کا فرض ہوگا کہ وہ نئی وصایا کے سلسلہ میں جملہ کاروائی عمل میں لاویں اور نئے موصیان کی راہنمائی کریں۔ اور تکمیل و تحریر وصیت میں ان کی مدد کریں۔

۸۔ صدر مجلس موصیان کا فرض ہوگا کہ مقررہ فارم پر وصیت لکھوانے کے بعد بلا تاخیر مرکز میں روانہ کرے اور تکمیل و منظوری وصیت تک جملہ خط و کتابت صدر مجلس موصیان کی معرفت ہوگی۔

تربیت و نگرانی:

۹۔صدر مجلس موصیان دفتر نظارت بہشتی مقبرہ اور موصیان کے درمیان رابطے کا فرض ادا کرے گا۔

۱۰۔صدر مجلس موصیان کا فرض ہوگا کہ وہ اپنی مقامی جماعت کے تمام موصیان و موصیات کی مکمل فہرست اپنے پاس رکھے اور جو موصیان نقل مکانی کرکے کسی دوسری جماعت میں چلے جائیں انکی اطلاع دفتر کو دیتے رہیں۔

۱۱۔مجلس موصیان اپنے باقاعدہ اجلاس وقتاً فوقتاً منعقد کرے گی۔

۱۲۔مجلس موصیان اپنے اجلاسات میں نظامِ وصیت کی اہمیت اس سے متعلق خدائی بشارات اور موصیوں پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتی رہے گی۔اور نیز موصیان کے ورثاء کی تربیت کا بھی انتظام کرے گی اور انہیں وصیت کی رُوح اور تقاضوں سے آگاہ کرتی رہے گی۔

۱۳۔مجلس موصیان اس بات کا جائزہ لیتی رہے گی کہ موصی حضرات اعمال وعقائد کے لحاظ سے کوئی ایسی کمزوری نہ دکھائیں جو موصی کو اس کے مقام سے گرانے والی ہو۔

۱۴۔مجلس موصیان کا فرض ہوگا کہ وہ اس بات کا اہتمام وانتظام کرے کہ ناخواندہ موصیان کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے اور ناظرہ جاننے والوں کو ترجمہ پڑھانے اور اس کی تفسیر پڑھانے کے لئے منصوبہ بندی کرکے باقاعدہ کام کیا جائے۔

۱۵۔مجلس موصیان اس بات کا اہتمام کرے گی کہ ہر موصی دو (۲) ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں۔

۱۶۔مجلس موصیان کا فرض ہوگا کہ جماعت کی عام تربیت کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرتی رہے اور اس کے لئے موصیان کو انفرادی طور پر کام تفویض کرکے ان پر عمل درآمد کرائے۔

تعلیم القرآن و وقف عارضی:

۱۷۔مقامی جماعت میں تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کی تحریکات کے جملہ فرائض

مجلس موصیان کے ذمہ ہوں گے۔صدر مجلس موصیان موصی حضرات کی امداد وتعاون سے تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کے مطالبات پورے کرنے میں کوشاں رہے گا۔

۱۸۔مجلس موصیان کا فرض ہوگا کہ وہ اپنی مقامی جماعت کے حالات اور تعداد کی نسبت سے مناسب تعداد میں واقفین عارضی مہیا کرنے کا انتظام کرے۔

۱۹۔مجلس موصیان کا فرض ہوگا کہ وہ اپنے ارکان میں سو فی صد تعلیم القرآن کا ہدف حاصل کریں اور کوئی موصی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم ناظرہ نہ پڑھ سکتا ہو۔

۲۰۔مجلس موصیان کا فرض ہوگا کہ قرآنی انوار کی اشاعت میں کوشاں رہے اور اس سلسلہ میں مقامی جماعت نظارت تعلیم القرآن اور دفتر بہشتی مقبرہ کی زیر ہدایت کام کرتی رہے۔

موصیان کی امداد اور راہنمائی:

۲۱۔مجلس موصیان کا فرض ہوگا کہ وہ جملہ موصیان کو وصیت کے قواعد سے باخبر رکھنے کا انتظام کرے اور وصیت سے متعلقہ ہدایات اور ضوابط سے موصیان کو آگاہ کرنے کے لئے اجلاس منعقد کرے یا دیگر ذرائع استعمال کرے۔

۲۲۔مجلس موصیان کا فرض ہوگا کہ وہ اپنی جماعت کے جملہ موصیان پر ان کی سالانہ ادائیگیوں کی اطلاع ملنے پر قاعدہ نمبر 69 کی تعمیل میں مقررہ تصدیقی فارم پُر کرکے بھجوانے اور حسابات Up To Date رکھنے کی اہمیت واضح کرتی رہے اور اس سلسلہ میں پیش آمدہ مشکلات میں موصیان کی راہنمائی کرے۔

انتخاب:

۲۳۔ جماعتی انتخابات میں حسبِ قواعد سیکرٹری وصایا کا انتخاب ہوگا۔اور حسب قواعد سیکرٹری وصایا کا موصی ہونا ضروری ہے۔

ہدایات برائے موصیان

۱۔ دفتر بہشتی مقبرہ سے خط وکتابت کرتے وقت یا مقامی جماعت میں چندہ حصہ آمد، حصہ جائیداد کی ادائیگی کرتے وقت اپنے نام، ولدیت اور زوجیت کے ساتھ ساتھ اپنا وصیت نمبر ضرور لکھا کریں۔

۲۔ اپنی رہائش ایک جماعت سے دوسری جماعت میں تبدیل کرتے وقت دفتر بہشتی مقبرہ اور دونوں متعلقہ جماعتوں کو اپنے نئے پتہ سے آگاہ کریں۔

۳۔ دفتر بہشتی مقبرہ یا مقامی جماعت سے قاعدہ نمبر 69 کے تحت سالانہ ادائیگیوں کی اطلاع ملنے پر حسبِ نمونہ اقرار نامہ مقامی جماعت اور دفتر بہشتی مقبرہ کو بھجوا دیا جائے۔ دفتر کی طرف سے ہر سال 31 اکتوبر تک موصی کو اس کا بھجوانا ضروری ہے۔ اگر کسی وجہ سے موصی کو یہ فارم معہ تفصیل ادائیگیاں نہ ملے تو مقامی جماعت اور دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع کی جائے۔

۴۔ چندہ حصہ آمد/حصہ جائیداد کی ادائیگی کی رسیدات ایک فائل میں محفوظ رکھیں اسی طرح سرٹیفکیٹ وصیت اور دیگر متعلقہ کاغذات بھی محفوظ رکھنے کا بندوبست کریں۔

۵۔ کوشش کی جائے کہ جب موصی کو مرکز سلسلہ میں آنے کا موقعہ ملے تو دفتر بہشتی مقبرہ تشریف لاکر اپنی رسیدات کے ساتھ اپنے کھاتہ وصیت کو چیک کرلیا کریں۔

۶۔ یادر ہے کہ قواعد کے مطابق ہر پانچ سال کے بعد اپنی جائیداد کی تفصیل سے دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرنا ضروری ہے۔

۷۔ اس بات کو ہمیشہ مدِنظر رکھیں کہ وصیت کا مالی پہلو صرف قربانی اور جذبہ خدمت دین کے اظہار کیلئے ہے ورنہ وصیت کی اصل غرض وغایت ایمان، اخلاص، عملِ صالح اور قربانی سے تعلق رکھتی ہے اور ہر موصی کیلئے ضروری ہے کہ وہ "متقی ہو اور

محرمات سے پرہیز کرتا ہواور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔سچا اور صاف (-) ہو۔"اور"جہاں تک اُس کیلئے ممکن ہے پابندِ احکام (-) ہو اور تقویٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہواور (-) خدا کو ایک جاننے والا اور اُس کے رسول ﷺ پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوقِ عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔"

ہدایات برائے وصیت کنندگان

ا۔وصیت تحریر کرنے سے پہلے رسالہ الوصیت، ضمیمہ اور فیصلہ جات کو بار بار پڑھ یا سن لینا چاہئے اور اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ وصیت کی سب سے مقدم شرط یہ ہے کہ موصی نیک، پابند احکام شریعت، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا سچا اور پاک وصاف مخلص احمدی ہو۔

۲۔وصیت تندرستی کی حالت میں کی جاوے۔مرض الموت کی وصیت منظور نہ ہوگی۔

۳۔جس وصیت میں جائیداد غیر منقولہ درج ہو اس پر حتی الوسع موصی کے ورثاء اور شرکاء کے دستخط ہونے چاہئیں۔

۴۔عورت کی وصیت پر اگر اس کا خاوند زندہ ہے تو اس کی گواہی درج ہونی چاہئے۔ حق مہر بھی عورت کی جائیداد کی ایک صورت ہے جو شامل وصیت ہونا چاہئے۔اس وضاحت کے ساتھ کہ خاوند سے وصول ہو چکا ہے یا اس کے ذمہ ہے۔زیورات کی تفصیل میں زیور کا نام،وزن اور اندازاً قیمت درج کی جائے۔اسی طرح خاوند کی ماہوار آمد اور خاوند کے موصی ہونے کی صورت میں اس کا وصیت نمبر بھی درج کیا جائے۔

۵۔جن موصیان کے رستے میں جائیداد غیر منقولہ کی وصیت کرنے میں کوئی قانونی روک ہو وہ جس قدر جائیداد کی وصیت کرنا چاہتے ہیں اسے اپنی زندگی میں ہی صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نام ہبہ کر دیں اور جائیداد موہوبہ کا داخل خارج صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نام کروا کر منظور شدہ انتقال کی باقاعدہ نقل بھجوا دیں۔اگر ہبہ مذکورہ میں دقّت ہو تو جس قدر جائیداد وصیت کے وقت موجود ہے اس کی تفصیل مع جائے وقوع وغیرہ وصیت میں تحریر کر کے اس کی بازاری قیمت درج کر دی جائے۔یہ قیمت موصی کو اپنی مقامی انجمن کے مشورہ سے درج کرنی چاہئے اور علیحدہ کاغذ پر مقامی پریذیڈنٹ کی طرف سے تصدیق بھجوانی

چاہئے کہ بازاری ریٹ کے لحاظ صحیح قیمت لگائی گئی ہے نیز یہ بھی تصدیق ہو کہ اس کے علاوہ موصی کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔

۶۔ ہر ایک موصی کا فرض ہوگا کہ حسبِ قواعد اپنی جائیداد غیر منقولہ کی آمد پر چندہ حصہ آمد بشرح چندہ عام ادا کرے ہر موصی کو اپنی جائیداد کے علاوہ اپنی ماہوار آمد پر بھی حصہ آمد ادا کرنے کا اقرار کرنا چاہئے اور حسبِ وصیت چندہ حصہ آمد ماہ بماہ ادا کرنا چاہئے۔ نیز ہر موصی کا یہ بھی فرض ہوگا کہ اپنی کل سالانہ آمدن کی اطلاع ہر سال بمطابق جدول 'ج' صیغہ بہشتی مقبرہ کو بھجوائے۔

۷۔ حصہ آمد کی ادائیگی بمطابق وصیت تاریخ تحریر/منظوری سے شروع ہوگی۔ خواہ سرٹیفکیٹ بعد میں کسی وقت بھی ملے۔

۸۔ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہو چکنے کے چھ ماہ بعد تک حصہ آمد ادا نہیں کرے گا یا ادائیگی شروع کرکے پھر بند کردے گا اور دفتر مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ربوہ سے معذوری بتا کر اجازت بھی حاصل نہیں کرے گا اس کی وصیت قابلِ منسوخی ہوگی۔

۹۔ صدر انجمن احمدیہ کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ کوئی وصیت منظور کرنے سے انکار کر دے یا بعد منظوری بلاوجہ بتائے منسوخ کردے اور صدر انجمن احمدیہ کا فیصلہ ہر صورت میں ناطق ہوگا۔

ہدایات برائے مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

زیر قاعدہ نمبر ۳۵ قواعد وصیت

ہر نئی وصیت برائے منظوری پیش ہونے پر مندرجہ ذیل امور مدنظر رکھے جائیں:۔

۱۔وصیت کنندہ کی جماعتی لازمی چندہ جات اور مالی تحریکات میں قربانی کا جائزہ لیا جائے۔

۲۔اغراض وصیت کے لئے اہلیت وشرائط وصیت کے نقطۂ نظر سے مردوں اور مستورات کے حقوق وفرائض مساوی ہیں۔

۳۔وصیت کنندہ کی طرف سے وصیت سے قبل کوئی جائیداد بصورت ہبہ یا تقسیم اپنی اولاد یا دوسرے افراد کے نام منتقل کئے جانے کی صورت میں تمام معاملے کا اس نقطۂ نظر سے جائزہ لے لیا جائے کہ اس سے کہیں نمایاں مالی قربانی کی رُوح تو متاثر نہیں ہوتی۔

۴۔یہ جائزہ لے لیا جائے کہ وصیت کنندہ کا رہن سہن اور اس کی درج کردہ آمد میں کوئی نمایاں تفاوت نہ ہو۔

۵۔وصیت کنندہ کی عمر ۶۰ سال سے زائد ہونے کی صورت میں اگر مجلس ضرورت محسوس کرے تو وصیت کنندہ سے:۔

(i) کسی وقت میں اس کی زیادہ سے زیادہ ماہانہ یا سالانہ آمد اور

(ii) اب تک وصیت نہ کرنے کی وجوہ کے بارے میں استفسار کرسکتی ہے۔

ہدایات برائے کارکنان انجمن ہائے مقامی

۱۔ ہر جماعت کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے پاس موصیان اور موصیات کے جملہ کوائف اور وصیت نمبر پر مشتمل ایک مکمل رجسٹر رکھے۔

۲۔ مقامی جماعت کا فرض ہوگا کہ جب کوئی موصی ایک جماعت سے دوسری جماعت میں چلا جائے تو اسکی تبدیلی پتہ کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو بھجوائے۔

۳۔ مقامی جماعتوں کا فرض ہوگا کہ وہ فارم گوشوارہ مع تصدیقی فارم وصول ہونے کے بعد اس بات کی نگرانی کریں کہ تمام موصیان و موصیات نے فارم گوشوارہ و تصدیقی فارم پُر کر کے دفتر بہشتی مقبرہ میں واپس بھجوا دیئے ہیں۔

۴۔ مقامی جماعتوں کا فرض ہوگا کہ وہ ہر ماہ تفصیل کے ساتھ حصہ آمد اور حصہ جائیداد وغیرہ کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو بھجوایا کریں۔

۵۔ موصیان کا چندہ حصہ آمد/ حصہ جائیداد بھجواتے وقت تفصیل میں وصیت نمبر دینے کے علاوہ نام۔ ولدیت اور زوجیت بھی ضرور درج کی جائے۔

۶۔ ایسے وصیت کنندگان جن کی وصیت کی منظوری یا نامنظوری کے بارے میں ابھی تک کوئی فیصلہ نہ ہوا ہو ان سے چندہ کی وصولی کرتے ہوئے ضروری ہے کہ:۔

(الف) چندہ شرط اوّل۔ چندہ حصہ آمد۔ چندہ حصہ آمد بشرح چندہ عام اور حصہ جائیداد اور رسید پر مد کے ساتھ "امانت" کا لفظ لکھ کر وصول کیا کریں۔ (تا بصورت نامنظوری وصیت ایسی رقوم وصیت کنندہ کو واپس کی جاسکیں یا فرد متعلقہ کی رضامندی سے چندہ عام میں شمار کی جاسکیں۔)

(ب) قاعدہ ۳۸ کے تحت لازمی ہے کہ منظوری کے لئے پیش ہونے سے قبل ہر وصیت دو،۲، اخبارات میں شائع کی جائے اور زیر قاعدہ ۱۲۹ اخراجات اعلانِ وصیت۔ وصیت کنندہ کے لئے ادا کرنے ضروری ہیں۔ اس طرح اخراجات اعلانِ

وصیت کی رقوم قابلِ واپسی نہیں۔لہذا انکی وصولی کرتے وقت "امانت" کا لفظ نہ لکھا جائے۔

۷۔ایسے موصیان جن کی وصایا زیر قاعدہ ۶۳، ۶۶، ۶۸ منسوخ ہو چکی ہوں اور جو زیر قاعدہ نمبر ۷۳، ۷۵، ۷۷ بحالی وصیت کی درخواست کریں ان سے چندہ کی وصولی کرتے ہوئے ضروری ہے کہ رسید پر مد کے ساتھ "امانت" کا لفظ لکھ کر وصول کریں (تا بصورت نامنظوری درخواست بحالی وصیت ایسی رقوم واپس کی جاسکیں یا فردمتعلقہ کی رضامندی سے چندہ عام میں شمار کی جاسکیں۔

۸۔ مقامی جماعتیں اس بات کا اہتمام کریں کہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو جو چندہ حصہ آمد، حصہ جائیداد بھجوایا جائے اس کے ساتھ علیحدہ علیحدہ تفصیل حصہ آمد/حصہ جائیداد بھجوائی جائیں اور ایک نقل براہ راست دفتر بہشتی مقبرہ کو بھجوائی جائے۔

۹۔مقامی جماعتیں اس بات کا اہتمام کریں کہ چندہ حصہ آمد و حصہ جائیداد کی تفصیل کے ساتھ کوپن نمبر معہ تاریخ کوپن وکوڈ نمبر چندہ درج ہوں۔

۱۰۔مقامی جماعتیں اس بات کا اہتمام کریں کہ جب کوئی جنازہ تدفین کے لئے ربوہ روانہ کیا جائے تو مقررہ فارم جدول "د" پر مطلوبہ معلومات بھی ساتھ بھجوائی جائیں۔

نمونہ فارم کوائف موصی/موصیہ برائے تدفین

جدول "د" فارم کوائف برائے تدفین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کوائف موصی/موصیہ برائے تدفین

1	نام متوفی معہ ولدیت/زوجیت وسکونت		
2	وصیت نمبر معہ تاریخ وشرح وصیت		
3	مستقل پتہ جائے رہائش		
4	وصیت میں درج شدہ جائیداد کی تفصیل		
5	جائیداد غیر منقولہ بوقت وفات منقولہ جائیداد بوقت وفات نقدی۔زیور۔بنک بیلنس وغیرہ		
6	ایسی کل جائیداد کی تفصیل جو متوفی موصی کو کسی عزیز کے ترکہ میں ملنے والی ہو		
7	متوفی کا بوقت وفات ذریعہ معاش/کاروبار کیا تھا		
8	اگر موصی نے کسی سے کوئی قرض لینا یا دینا تھا تو اس کی تفصیل نیز گریجوٹی انشورنس وغیرہ		
9	مزید ضروری امر قابلِ وضاحت		
10	موصی/موصیہ کے موجودہ ورثاء کے نام معہ پتہ جات		
11	حصہ جائیداد کے بقایا کی ادائیگی نقد کریں گے یا بصورت کفالت وضمانت موخر الذکر صورت میں کفالت یا ضمانت کا کیا انتظام ہوگا۔		

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا کوائف میرے علم اور یقین کے مطابق درست ہیں۔(دستخط)

فون نمبر/مکمل پتہ/مع تاریخ:

ہدایات برائے دفتر بہشتی مقبرہ

دفتر بہشتی مقبرہ حسب ذیل امور کا اہتمام کرے:۔

۱۔ ہر مسل کی بنیادی دستاویزات کی فوٹو کاپی تیار کر کے مسل میں لگائی جائے اور اصل بنیادی کاغذات محافظ خانے میں محفوظ رکھے جائیں۔

۲۔منظوری وصیت یا تشخیص کی چٹھی پر کارروائی کسی وجہ سے طول پکڑ رہی ہو یا اُس میں کسی اور وجہ سے تاخیر ہو رہی ہو تو موصی کو پیش رفت سے مطلع رکھے۔

۳۔رجسٹر آمد ڈاک میں کالم "حوالہ تعمیل" کے اندراجات مکمل ہوں۔

۴۔دفتر خزانہ کی طرف سے اطلاع ملنے پر چندہ وصیت کی بلا تفصیل رقوم کا اندراج ایک رجسٹر پر تاریخ وار اور ضلع وار کرے۔ اور اسم وار تفصیل منگوانے کے لئے متعلقہ جماعتوں سے خط و کتابت کرے۔

۵۔ (الف) ایسے وصیت کنندگان جن کی وصیت کی منظوری یا نامنظوری تا حال فیصلہ طلب ہو، کی طرف سے آمدہ رقوم چندہ جات شرط اوّل ،حصہ آمد،حصہ آمد بشرح چندہ عام اور حصہ جائیداد بطور "امانت "ہیں۔جو بصورت نامنظوری وصیت ، وصیت کنندہ کو واپس کی جاسکتی ہیں یا فرد متعلقہ کی رضامندی سے چندہ عام میں محسوب کی جاسکتی ہیں۔

(ب) قاعدہ ۲۹ اور قاعدہ ۳۰ کے تحت اخراجات اعلان وصیت ، وصیت کنندہ کیلئے ادا کرنے ضروری ہیں اس لئے اس مد میں وصول ہونے والی رقوم قابلِ واپسی نہیں ہیں۔

۶۔ایسے موصیان جن کی وصایا زیر قاعدہ ۶۳، ۶۶، ۶۸ منسوخ ہو چکی ہوں اور جو زیر قاعدہ ۷۳، ۷۵، ۷۷ بحالی وصیت کی درخواست کریں ان کی طرف سے آمدہ چندہ جات بطور "امانت" ہیں جو بصورت نامنظوری درخواست بحالی وصیت

درخواست کنندہ کو واپس کی جاسکتی ہیں یا انکی رضامندی سے چندہ عام میں شمار کی جاسکتی ہیں۔لہذا ایسی رقوم کا اندراج تا فیصلہ درخواست بحالی وصیت فرد متعلقہ کے کھاتہ میں نہ کیا جائے۔

۷۔ مالی سال کے اختتام پر تمام موصیان کو ان کے سالانہ گوشوارہ ادائیگی حصہ آمد بنمونہ جدول 'ج' /'ڈ' بھجوائے جائیں اور ان کے ساتھ قاعدہ نمبر 69 کے تحت اقرار کے لئے ادائیگیوں کے بارے میں ایک تصدیقی فارم بنمونہ جدول 'ج' بھجوایا جائے جسے موصی صاحب پُر کر کے دفتر کو لوٹا دیں۔

۸۔ سالانہ ادائیگیوں کے حسابات موصیان کو فرداً فرداً بھجوانے کے ساتھ ہی اخبار الفضل اور دیگر جماعتی رسالہ جات کے ذریعہ موصیان کو بار بار تحریک کی جاتی رہے کہ موصیان اپنی ادائیگیوں کیلئے تصدیقی فارم پُر کر کے دفتر کو بھجوائیں۔

۹۔ جن موصیان کی طرف سے ادائیگیوں کیلئے مقررہ تصدیقی فارم 15 دسمبر تک موصول نہ ہوں انہیں بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک درخواست کی جائے نیز امیر/صدر مقامی سے بھی عرض کیا جائے کہ یہ حاصل کر کے بھجوائیں۔

۱۰۔ موصی کی طرف سے زیر قاعدہ نمبر 69 اقرار نامہ موصول ہونے پر اس کا سالانہ حساب اُسے بھجوا دیا جائے۔

۱۱۔ موصی کے مطالبہ پر اس کا مکمل حساب اُسے بھجوایا جائے۔

۱۲۔ فارم کوائف موصی برائے تدفین جدول 'ڈ' مقامی جماعتوں کو مہیا کئے جائیں تا کہ موصی کا جنازہ لاتے وقت مطلوبہ معلومات بھی ساتھ ہی آجائیں۔

ہدایات بسلسلہ بحالی وصایا منسوخ شدہ

حسبِ منشاء قواعد ٦٣،٦٤،٦٦،٦٧،٦٨،٧٣،٧٤،٧٥،٧٦،٧٧

ایسے احباب جن کی وصایا منسوخ ہوچکی ہوں اور جو بحالی وصیت کی درخواست کریں وہ چندہ جات وصیت کی ادائیگی کرتے ہوئے رسید پر لفظ "امانت" ساتھ لکھوائیں تا بصورت نامنظوری درخواست بحالی وصیت ایسی رقوم انہیں واپس کی جاسکیں یا ان کی رضامندی سے چندہ عام میں محسوب کی جاسکیں۔

بابت مقبرہ جات موصیان

(صدرانجمن احمدیہ 1۔غ م / 15-08-1994)

’’جہاں جہاں ممکن ہو اور ملکی قانون اور حالات اجازت دیں مُلکی جماعتہائے احمدیہ موصیان کیلئے الگ قبرستان قائم کریں۔اس طرح کہ جماعت کے مقبرہ کے ایک خاص قطعہ کو موصیان کی تدفین کیلئے مخصوص کر دیا جائے۔اور اس کا نام ’’مقبرہ موصیان‘‘ رکھا جائے اور اسے ہر طرح سے خوبصورت کیا جائے۔‘‘

(i) ہر ملک میں جہاں کہ مقبرہ موصیان کا قیام عمل میں آئے خلیفۃ المسیح کی منظوری سے ایک ’’کمیٹی برائے مقبرہ موصیان‘‘ بنائی جائے جو اس ملک میں وصیت کی تحریک کرتی رہے اور موصیان کی تدفین اور مقبرہ موصیان سے متعلقہ امور سرانجام دے۔

(ii) اس کمیٹی کا صدر نیشنل امیر جماعت اور سیکرٹری نیشنل سیکرٹری وصایا ہو۔نیشنل سیکرٹری مال اور مربی انچارج بھی اسکے ممبر ہوں۔کل ممبران کی تعداد پانچ سے سات مناسب ہوگی اور قورم تین ممبران کا ہو۔

(iii) کسی موصی کی وفات پر اوّل کوشش یہ ہو کہ اس کی میّت تدفین کیلئے بہشتی مقبرہ ربوہ/ قادیان بھجوائی جائے۔اس صورت میں میّت کے ہمراہ ضروری کوائف برائے تدفین کے ساتھ " کمیٹی برائے مقبرہ موصیان" کی رپورٹ بھی مرکز کو بھجوائی جائے جہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ضابطہ کی کاروائی کے بعد تدفین کی کاروائی عمل میں لائے گی۔

(iv) اگر مرکز میں میّت کو لانا متعذر ہو تو اسکی "مقبرہ موصیان" میں تدفین کیلئے متعلقہ امور کی سرانجام دہی " کمیٹی برائے مقبرہ موصیان" کرے گی۔بدیں غرض یہ کمیٹی اپنی رپورٹ خلیفۃ المسیح کی خدمت میں یا جسے حضور مقرر فرمائیں اسے پیش

کرے گی ۔ جو موصی کی وصیت کے کوائف ،ترکہ، ادائیگی حصہ جائیداد و حصہ آمد اور دیگر ضروری کوائف برائے تدفین کے علاوہ مقبرہ موصیان میں تدفین کی سفارش پر مشتمل ہوگی ۔اس رپورٹ پر خلیفۃ المسیح یا جسے حضور مقرر فرمائیں اسکی اجازت و منظوری سے "مقبرہ موصیان" میں تدفین کی کاروائی ہو۔

(v) مجوزہ "مقبرہ موصیان" میں دفن ہونے والے موصیان کے "یادگاری کتبہ جات" بہشتی مقبرہ قادیان/ ربوہ میں لگائے جائیں جو ملک وار ہوں۔موصی کا نام (معہ ولدیت/ زوجیت) وصیت نمبر،عمر،تاریخ وفات۔مقام تدفین کا ذکر ہوگا۔زیادہ تعداد ہوجانے پر کئی کتبہ جات اکٹھے لکھے جاسکیں گے۔

(vi) صدر انجمن احمدیہ پاکستان ایسے تمام موصیان کے نام ایک ریکارڈ کی شکل میں محفوظ رکھے جن کی نقول بڑے بڑے احمدیہ مراکز میں بھی رکھی جائیں۔

☆☆☆☆☆